نمبر ۱۱۵ | مورخہ ۲۸ مارچ سنہ ۱۹۳۳ء | یوم سہ شنبہ | مطابق ۲ر ذیقعد سنہ ۱۳۵۱ھ | جلد ۲۰




## مدینۃ المسیحؑ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق ۲۶ مارچ بوقت چار بجے بعد دوپہر کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے۔ کہ حضور کی طبیعت ابھی تک ناساز ہے۔ پیٹ درد کی شکایت بھی ابھی تک موجود ہے۔ احباب حضور کی صحت کیلئے دعا فرمائیں۔

جناب مفتی محمد صادق صاحب ایک ضروری کام کے لئے دہلی تشریف لے گئے ہیں۔

۲۴ مارچ مولوی محمد شاہزادہ صاحب مولوی فاضل مدرس مدرسہ احمدیہ کے رخصتانہ کی تقریب میں بہت سے بزرگان ملت۔ اور دیگر اصحاب نے شمولیت فرمائی۔ یہ نکاح تھوڑا عرصہ ہوا مولوی غلام رسول صاحب افغان مہاجر کی لڑکی سے ہوا تھا۔ خدا تعالےٰ مبارک کرے۔

## ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

### مشکلات سے نجات پانے کیلئے دعا

(فرمودہ ۲۷ مارچ ۱۹۰۵ء)

ایک شخص نے اپنے مشکلات کے لئے عرض کی۔ فرمایا:۔

"استغفار کثرت سے پڑھا کرو۔ اور نمازوں میں یاحیّ یاقیّوم استغیث برحمتک یا ارحم الراحمین پڑھو"

پھر اس نے عرض کیا۔ کہ استغفار کتنی مرتبہ پڑھوں۔ فرمایا "کوئی تعداد نہیں کثرت سے پڑھو۔ یہاں تک کہ ذوق پیدا ہو جائے۔ اور استغفار کو منتر کی طرح نہ پڑھو۔ بلکہ سمجھ کر پڑھو خواہ اپنی زبان میں ہی ہو۔ اس کے معنے یہ ہیں۔ کہ اے اللہ مجھے گناہوں کے برے نتیجوں سے محفوظ رکھ۔ اور آئندہ گناہوں سے بچا"

(الحکم ۱۷۔ اپریل ۱۹۰۵ء)

# اخبار احمدیہ

## چانگریاں ضلع سیالکوٹ میں مناظرہ

۱۵-۱۶ - اپریل ۱۹۳۳ء بروز ہفتہ - اتوار

یہاں غیر احمدیوں سے مناظرہ قرار پایا ہے۔ ارد گرد کے احمدی دوستوں سے درخواست ہے۔ کہ ضرور شامل ہوں۔ اسٹیشن الڑ پر اُتر کر ایک کوس ہمارا گاؤں ہے۔ خوراک وغیرہ کا اچھا انتظام ہوگا انشاء اللہ تعالے۔ خاکسار شیخ نواب الدین سکرٹری۔

## تلاش فرزند

۱ میرا بڑا لڑکا بشیر احمد ۱۲۔ مارچ سے لاپتہ ہے۔ عمر ۱۳ سال۔ رنگ گندم گوں۔ گول چہرہ پانچویں جماعت میں پڑھتا ہے۔ سلوار اور قمیض کھدر کی۔ اور پگڑی گلابی رنگ کی ہے۔ اگر کسی دوست کو ملے۔ تو اطلاع دیں۔ خاکسار محمد ابراہیم خانساماں یورپین رنگروٹ روم انجن شیڈ لالہ موسیٰ۔

۲- عبد الحمید عمر ۱۶-۱۷ سال۔ حاجی فرمان الدین کا بیٹا۔ ساکن نارٹیل رام ڈاک خانہ سرائے نورنگ ضلع بنوں۔ گندمی رنگ نحیف البدن۔ آٹھ ماہ سے گم ہے۔ اگر کسی صاحب کو پتہ لگے۔ تو مہربانی فرما کر معرفت دفتر الفضل اطلاع دیں۔ اور لڑکا یہاں پہونچا دیں۔

## درخواست ہائے دعا

۱- میری بیوی عرصہ دراز سے بیمار چلی آتی ہیں۔ احباب دُعا فرمائیں۔ کہ مولا کریم کامل صحت عطا فرمائے۔ خاکسار سید حسام الدین احمد۔ جمشید پور۔

۲- خاکسار کے چھوٹے بچے ان دنوں بیمار ہیں۔ دعائے صحت یابی کی درخواست ہے۔ خاکسار محمد مفضل۔ از جہلم۔

۳- میرے دو پوتوں کی صحت خراب ہے۔ احباب دعائے صحت کریں۔ خاکسار محمد حسن۔ از بٹالہ۔ ۴- میرے کیس کا اب فیصلہ ہونے والا ہے۔ قریباً دو سال سے مصیبت میں مبتلا ہوں احباب میری کامیابی کے لئے دُعا کریں۔ خاکسار رحمت اللہ از داتہ

۵- میرا لڑکا بعارضہ نمونیا ایک ہفتہ سے شدید بیمار ہے۔ یہی ایک بیٹا خاکسار کا خادم اور مخلص احمدی اور خادم اسلام ہے۔ احباب صحت یابی کے لئے دعا کریں۔ خاکسار غلام رسول۔ از زورہ۔ کشمیر۔

۶- میرا لڑکا امتحان انٹرنس دے رہا ہے۔ اور میرا بھانجہ بی۔ اے ایل۔ ایل۔ بی کا امتحان دینے والا ہے۔ دوست کامیابی کے لئے دُعا کریں۔ چوہدری نذیر احمد۔ حصار۔

## ولادت

خاکسار کے ہاں اللہ تعالےٰ کے فضل و کرم اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی بابرکت دعاؤں سے لڑکا پیدا ہوا ہے دوست دعا کریں۔ اللہ تعالےٰ اس کو خادم دین بنائے۔ اور عمر دراز ہو۔ خاکسار محمد فضل خاں۔ راولپنڈی۔

# رپورٹ نظارت دعوت و تبلیغ ماہ جنوری و فروری سنہ ۱۹۳۳ء

جنوری میں رمضان شریف کی وجہ سے اکثر مبلغین مرکز میں رہے۔ اس لئے اس ماہ کے صرف آخری عشرہ میں تبلیغ ہوئی ہے۔ اس طرح ماہ جنوری میں تبلیغی کارکردگی بہت کم رہی ہے۔ اس لئے ماہ جنوری اور ماہ فروری کی تبلیغی رپورٹ اکٹھی شائع کی جا رہی ہے۔

مجھے اس امر پر افسوس ہے۔ کہ جماعت ہائے انصار اللہ کی رپورٹیں باوجود اس کے کہ تمام جماعتوں کو بذریعہ سرکلر توجہ بھی دلائی گئی تھی۔ بہت کم موصول ہوئی ہیں۔ اسی لئے گوشوارہ کارکردگی انصار اللہ گوشوارہ کارکردگی مبلغین کے ساتھ شائع نہیں کیا جا سکا۔ عہدہ داران تبلیغ کو اس طرف خاص توجہ کرنی چاہیئے۔ اور اپنی ماہواری رپورٹیں باقاعدہ بھجوانی چاہئیں۔ مارچ کی رپورٹ کے ساتھ جنوری اور فروری کی تبلیغی رپورٹیں بھی اگر نہ بھجوائی ہوں۔ تو ضرور آنی چاہئیں۔ مجھے اُمید ہے۔ کہ جماعت ہائے انصار اللہ ماہ مارچ کی رپورٹ کی اشاعت کے وقت مجھے دوبارہ افسوس کا موقعہ نہ دیں گی۔ اور اپنی اپنی رپورٹیں بھجوا دیں گی۔

## گوشوارہ تبلیغی کارکردگی اندرون ہند بابت ماہ جنوری و فروری سنہ ۱۹۳۳ء

| حلقہ | دیگر اضلاع جو کہ حلقہ میں شامل ہیں۔ | تعداد مناظرے | تعداد لیکچر | تعداد دورہ کردہ مقامات | تعداد تبلیغ انفرادی | تعداد نومبایع | مہتمم تبلیغ حلقہ |
|---|---|---|---|---|---|---|---|
| سرگودھا | لائل پور - جھنگ۔ | - | ۹ | ۱۱ | ۲۶ | ۴ | مولوی عبد الرحمٰن صاحب انور مولوی فاضل |
| امرتسر | سیالکوٹ - گوجرانوالہ - شیخوپورہ | ۶ | ۱۰ | ۱۵ | ۱۸ | - | مولوی دل محمد صاحب مولوی فاضل |
| جالندھر | ہوشیار پور - کانگڑہ | ۱ | ۱۳ | ۲۰ | ۶۷ | - | مہاشہ محمد عمر صاحب مولوی فاضل |
| انبالہ | لدھیانہ - ریاست ہائے پھولکیاں - | ۴ | ۲۲ | ۲۳ | ۹۷ | ۴ | مولوی محمد حسین صاحب |
| راولپنڈی | جہلم - گجرات - کیمل پور - میانوالی - | ۲ | ۱۵ | ۸ | ۱۰ | - | مولوی عبد الغفور صاحب مولوی فاضل |
| گورداسپور | خاص | - | ۶ | ۲۰ | ۲۲ | ۱ | مولوی محمد صالح صاحب و مولوی عبد العزیز صاحب |
| | ایک دو مرتبہ ہوشیارپور و جالندھر دورہ پر گئے۔ | ۲ | ۶ | ۵ | - | ۱ | مولوی غلام رسول صاحب راجیکی۔ |
| صوبہ دہلی | خاص | - | ۷ | ۱۱ | ۷۱ | - | مولوی محمد نذیر صاحب مولوی فاضل |
| | وقتی طور پر جالندھر و ہوشیار پور میں دورہ کرتے رہے۔ | - | ۶ | ۸ | ۲۴ | - | گیانی واحد حسین صاحب۔ |
| بالاکوٹ | ضلع ہزارہ | - | ۶ | ۶ | ۱۲۶ | - | حکیم عبد الواحد صاحب |
| سرحد | بنوں - پشاور - وغیرہ و افغانستان کے بعض علاقے | ۳ | ۱۲ | ۱۶ | ۱۷۵ | - | مولوی چراغ الدین صاحب مولوی فاضل |
| سرحد | بنوں - پشاور - کوہاٹ و افغانستان کے بعض علاقے | - | ۱۶ | - | ۱۷۲۰ | - | صاحبزادہ عبد اللطیف صاحب |
| کشمیر | ریاست کشمیر و جموں | - | ۱۰ | ۸ | ۳۰ | - | مولوی یوسف شاہ صاحب مولوی فاضل |
| " | " " | - | ۴ | ۱ | ۳۰ | - | مولوی عبد الاحد صاحب مولوی فاضل |
| " | " " | - | ۲ | ۳ | ۷ | - | مولوی عبد الواحد صاحب مولوی فاضل |
| بہار و اڑیسہ | بہار و اڑیسہ کے تمام اضلاع | - | ۵ | ۷ | ۶۶ | - | مولوی عطاء الرحمٰن صاحب مولوی فاضل |
| بنگال | بنگال کے تمام اضلاع | ۱ | ۱۱ | ۱۱ | ۳۴ | ۱۶ | مولوی ظل الرحمٰن صاحب |
| سندھ | سندھ کے اضلاع | - | ۴ | ۵ | ۱۶ | - | مولوی محمد مبارک صاحب سندھی |
| " | " | ۱ | ۷ | ۳ | ۷۰ | ۵ | حافظ مبارک احمد صاحب مولوی فاضل |
| یو۔ پی | اضلاعِ یو۔ پی | ۲ | ۱۳ | ۵ | ۳۱ | ۱ | مولوی جلال الدین مولوی فضل احمد ڈاکٹر عبد الحی صاحبان |
| حیدر آباد دکن | خاص | - | ۴ | ۴ | ۳۴ | - | مولوی عبد الرحیم صاحب نیر |
| بہاولپور خاص | خاص | - | ۵ | ۱ | ۲۷ | - | مولوی غلام احمد صاحب مجاہد مولوی محمد عبد اللہ صاحب |
| سیلون | تمام علاقہ جات (ابھی پہونچے ہیں) | - | - | - | - | - | مولوی عبد اللہ صاحب۔ |
| | میزان | ۲۲ | ۲۰۳ | ۱۹۱ | ۲۷۰۱ | ۳۲ | (ناظر دعوت و تبلیغ - قادیان) |

بسم اللہ الرحمن الرحیم
الفضل
نمبر ۱۱۵ | قادیان دارالامان مورخہ ۲۸ مارچ ۱۹۳۳ء | جلد ۲۰

# کیا حرکتِ احمدیہ کمزور ہو گئی ہے؟

## مولوی ثناء اللہ صاحب کا خواب پریشان

### مخالفت کا طوفان

آج سے قریباً نصف صدی قبل جب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اللہ تعالےٰ کے حکم کے ماتحت سلسلہ احمدیہ کی بنیاد رکھی۔ اور خدائے پاک کی طرف سے عطا کردہ اپنے منصبِ جلیلہ اور مقامِ بلند کا اعلان فرمایا۔ تو دُنیا کے ایک سرے سے لے کر دوسرے سرے تک مخالفت کا طوفان بپا ہو گیا۔ مولوی اور پادری۔ پنڈت اور گیانی۔ عیسائی اور موسائی۔ ہندو اور سکھ مسلمان اور غیر مسلمان۔ حتیٰ کہ دہریہ خیالات کے لوگ بھی متحدہ طور پر آپ کی مخالفت پر کمر بستہ ہو گئے۔ ہندوستانی اور یورپین و امریکن مشرقی و مغربی۔ گورے اور کالے۔ امیر و غریب۔ ادنےٰ و اعلےٰ غرضیکہ سب کے سب حضور کو ناکام کرنے بلکہ صفحۂ دہر سے مٹا دینے کے لئے کاملاً ہم آہنگ ہو کر میدان میں آ گئے۔

### حق و باطل کی جنگ

اس وقت حالت یہ تھی۔ کہ ایک طرف کفر اپنی تمام طاقتوں کے ساتھ۔ شیطان اپنی ساری ذریت سمیت اور ضلالت و گمراہی اپنی تمام تاریکیوں کو لئے ہُوئے اس نورِ ہدایت اور شمعِ یزدانی کو جو اس وقت بالکل معمولی حیثیت رکھتی تھی۔ بجھانے کے لئے کمربستہ ہو گئی۔ اور دُوسری طرف اللہ تعالےٰ کا یہ جری اور حق و صداقت کا علمبردار تن تنہا۔ اور بے یار و مددگار تھا۔ اور بظاہر ایسا معلوم ہوتا تھا۔ کہ یہ ننھا سا پودا بادِ مخالفت کے ایک جھونکے کی بھی تاب نہ لا سکے گا۔

### احمدیت کی فتح پر ایک شدید معاند کی شہادت

لیکن انجام کیا ہُوا سب کے سامنے ہے۔ اظہر من الشمس ہے اور کسی وضاحت کا محتاج نہیں۔ ہر آنکھ اسے دیکھ سکتی اور ہر قلب اسے محسوس کر سکتا ہے۔ احمدیت کا وُہ نازک اور کمزور پودا ہر جہار

طرف سے پے بہ پے حملوں کے باوجود ہمارے بیان کے مطابق نہیں۔ بلکہ احمدیت کے اس مخالف کے قول کے مطابق جو اس وقت اس تحریک ربانی کا اشد ترین مخالف ہے۔ اس فرزندِ تاریکی کی تحریر کے بموجب جو دُنیا کو اس نور اور ہدایت سے محروم رکھنے کے لئے ایڑی چوٹی کا زور لگا رہا۔ حتیٰ کہ تہذیب و شرافت بلکہ انسانیت کو بھی خیرباد کہکر اس کے خلاف صف آرا ہے۔ اس کے بیان کے رُو سے یہ ایک "تناور درخت" بن چکا ہے جس کی شاخیں ایک طرف چین میں اور دوسری طرف یورپ میں پھیلتی ہوئی نظر آتی ہیں" اور "آج (اس کی) حیرت زدہ نگاہیں بحسرت دیکھ رہی ہیں۔ کہ بڑے بڑے گریجوایٹ اور وکیل اور پروفیسر اور ڈاکٹر جو کونٹ اور ڈیکارٹ سلعد ہیگل کے فلسفہ تک کو خاطر میں نہیں لاتے۔ غلام احمد قادیانی کی خرافات واہیہ پر ایمان لے آئے ہیں" (زمیندار ۹۔ اکتوبر)

### غیر مُسلموں کا اعتراف

اسی طرح ہمارے غیر مسلم مخالف بھی احمدیت کی اس ترقی فوق العادت ترقی۔ اور حیرت ناک ترقی کا بارہا اعتراف کر چکے ہیں مثلاً "آریہ ویر" اپنی ۲۶ مارچ ۱۹۳۲ء کے نمبر میں لکھتا ہے:۔

" قادیان سے درجنوں اخبارات نکالے جاتے ہیں۔ ان میں ہمارے سدھانتوں کے خلاف ہمیشہ مضامین چھپتے ہیں چھوٹی بڑی سینکڑوں کتب ہمارے سدھانتوں کے خلاف شائع ہو چکی ہیں۔ ایک مولویوں کا گروہ نئے سے نئے سوالات گھڑنے۔ اور ہمارے سوالوں کے جواب تیار کرنے کے لئے مقرر ہے۔ جو سوالات و جوابات ان کو سُوجھتے ہیں۔ وُہ مبلغ لوگوں کے پاس بھیج دیتے ہیں۔ تا وُہ اپنے وعظوں میں پرچار کریں"

پھر مشہور آریہ سماجی پرچارک مہاشہ چرنجی لال پریم لکھتے ہیں:۔

" قادیانیوں کی طرف سے ایک درجن کے قریب اخبار اور رسالے نکل رہے ہیں۔ جن میں آئے دن ویدک دھرم بھگوان دیانند اور آریہ سنتھا پر سخت سے سخت حملے کئے جاتے ہیں مرزائی لوگ ہمارے گرنتھوں کی کھوج میں لگے رہتے ہیں۔ ان کے سرکردہ علماء محض اس کام میں لگے ہُوئے ہیں۔ کہ وُہ دیگر مذاہب خصوصاً آریہ سماج کی ... کتب کا مطالعہ کریں۔ اور ان پر جو سخت سے سخت اعتراض کر سکتے ہیں۔ انہیں تیار کریں" (آریہ ویر ۷۔ ستمبر ۱۹۳۲ء)

### احمدیت کی قوت سے مخالفین کو خوف

پھر ان بیانات کو جانے دیجئے۔ ہمارے مخالفین اس وقت جس زور شور کے ساتھ ہمارے خلاف شور و شر کر رہے ہیں۔ وُہ بذات خود اس امر کا اعتراف ہے۔ کہ وُہ ہماری طاقت سے بے حد خائف ہیں ہمارے رعب اور ہیبت سے ان کے اوسان خطا ہو جاتے ہیں۔ اور احمدیت کو وُہ اپنی ناپاک اور طرح طرح کی گندگیوں اور آلائشوں سے آلودہ زندگی کے لئے پیغام موت یقین کر رہے ہیں کہیں "قادیان نمبر" شائع کئے جا رہے ہیں۔ کہیں علماء کہلانے والے چیخ چیخ کر اور گلے پھاڑ پھاڑ کر لوگوں کو تلقین کرتے ہیں۔ کہ اپنے اپنے ہاں "مجالس دعوت و ارشاد" قائم کریں۔ جن کا مقصد استیصال قادیانیت اور اس سلسلہ کی "بیخ کنی" ہو۔ صرف لاہور کے اندر ایک مہینہ میں قریباً چالیس جلسے ہمارے خلاف منعقد کئے جا چکے ہیں۔ پھر شاہی مسجد میں نماز جمعہ کے وقت اس حاضری سے فائدہ اٹھاتے ہُوئے جو ڈاکٹر رام داس خاں یا مسٹر خالد لطیف کو دیکھنے کے لئے جمع ہُوئی محض ہماری مخالفت کے لئے تمام شہر میں جلوس نکالے جاتے ہیں۔ ظفر علی کی حمایت میں جلسوں کی اطلاعیں شائع کر کے اخبارات کے صفحات کے صفحات متواتر اور مسلسل سیاہ کئے جا رہے ہیں۔ اس کے علاوہ آریوں۔ عیسائیوں۔ اور دیگر غیر مُسلمین کی مخالفت میں بھی نیا ابال آیا ہے۔ "آریہ ویر" کے "مرزائی نمبر" "پرکاش"۔ "آریہ گزٹ" کے مسلسل مضامین "ملاپ" "پرتاپ" کی مخالفانہ تحریریں اور "نور افشاں" کی یاوہ گوئی کا لامتناہی سلسلہ اس کے علاوہ ہے پھر مجلس "دعوت و ارشاد" کے پلیٹ فارم پر عیسائی۔ ہندو اور سکھ سب اکٹھے ہو کر ہمارے خلاف زہر اگلتے ہیں۔ یہ سب کچھ کیوں کیا جا رہا ہے۔ کیا اس لئے کہ حرکتِ احمدیہ کمزور ہو رہی ہے۔ جماعت احمدیہ تھک گئی ہے۔ یا اس لئے کہ تحریک احمدیت میں مخالفین کو پہلے سے بھی زیادہ قوت اور طاقت نظر آ رہی ہے۔ اور جماعت احمدیہ کی جانی اور مالی قربانیاں اور اسلام کے لئے ان تھک سرگرمیاں مخالفین کے لئے سوہانِ روح ہو رہی ہیں۔

### مولوی ثناء اللہ صاحب کی سادگی

لیکن احمدیت کے ناکام مخالف مولوی ثناء اللہ صاحب ایڈیٹر "اہلحدیث" کی دھوکہ دہی قابل دید ہے۔ آپ اپنے تازہ پرچہ (۲۴ مارچ) میں جماعت احمدیہ کے متعلق تحریر فرماتے ہیں ...

"آثار سے ایسا معلوم ہوتا ہے۔ کہ ان کی حرکت جس کا انجام قریب ہے۔ کمزور ہو رہی ہے"

کیا ہی عجیب بات ہے۔ ایک طرف تو مخالفین پر ہماری ترقی نے خواب و خور حرام کر رکھا ہے۔ وہ دن رات آتشِ بغض و حسد میں کباب ہو رہے ہیں۔ انگاروں پر لوٹ لوٹ کر ایک ایک لمحہ گزارتے ہیں۔ ہمیں زک دینے اور ہماری بے مثال ترقی کو روکنے کے لئے ہر ناجائز سے ناجائز حرکت کو جائز سمجھ رہے ہیں۔ اپنی تمام قوتوں۔ استعدادوں۔ قابلیتوں کو ہمارے خلاف صرف کر رہے ہیں۔ تمام مشغلوں کو ترک کر کے جملہ سرگرمیوں کو ہماری مخالفت تک محدود کر رہے ہیں۔ غرضیکہ نہایت بے چینی اور اضطراب کی حالت میں ہیں۔ لیکن دوسری طرف "سردار اہلحدیث مولانا ثناء اللہ" کس بے تکلفی کے ساتھ فرما رہے ہیں۔ کہ "یہ حرکت کمزور ہو رہی ہے"

## مضحکہ خیز ثبوت

پھر آپ نے اس دعوے کا جو ثبوت دیا ہے۔ وہ اور بھی زیادہ مضحکہ خیز اور آپ کی خود فریبی کو آشکارا کر رہا ہے۔ فرماتے ہیں:-

"چند روز قبل تک قادیانی مبلغین ہر موقعہ پر مباحثہ کیلئے پیش ہو جاتے تھے۔ . . . . . . . . . لیکن چند دنوں سے کچھ تھک گئے ہیں۔ جلسہ اہلحدیث بٹالہ سے یہ تھکاوٹ معلوم ہوئی ہے۔ کہ باوجود قرب قادیان کے جلسہ میں مناظرہ کو نہ آئے۔ اور فضول حجتیں بناتے رہے۔ اسی طرح شہر جھنگ کے جلسہ اہلحدیث میں (۱۱-۱۲- مارچ کو) مباحثہ کے لئے نہ آئے"

## مناظرہ نہ ہونے کی وجہ

چونکہ دو مقامات پر محض مخالفین کی حیلہ جوئی۔ بہانہ سازی اور بے ہودہ شرائط کی الجھنوں اور پیچیدگیوں کی آڑ میں مناظرہ سے پہلوتہی کی وجہ سے احمدیوں کے ساتھ مناظرہ نہیں ہو سکا۔ لہذا ثابت ہوا کہ "یہ حرکت کمزور ہو رہی ہے" حالانکہ مولوی ثناء اللہ صاحب خوب جانتے ہیں۔ کہ ان مناظروں کے نہ ہونے کا باعث "احمدیوں کی تھکاوٹ" نہیں۔ بلکہ یہ ہے۔ کہ وہ اور ان کے ہم خیال مولوی حتے الوسع احمدی مبلغین کے سامنے آنے سے کتراتے ہیں۔ اور جس طرح بھی بن پڑے۔ اس مقابلہ سے جو ان کے لئے موت کے پیالہ سے کسی طرح کم نہیں ہوتا۔ بچنے کی سعی کرتے ہیں:

## مولوی ثناء اللہ صاحب اور ان کے ہمنواؤں کو دعوت عام

احمدی خدا کے فضل سے اب بھی اسی طرح مردِ میدان ہیں جس طرح ہمیشہ رہے ہیں۔ اور آج بھی مولوی ثناء اللہ صاحب یا ان کے کسی بڑے سے بڑے عالم و مقتدا کے ساتھ ہر مسئلہ اور ہر موضوع پر جس جگہ بھی وہ چاہیں۔ مناظرہ و مباحثہ کے لئے تیار ہیں:

## ۱۹۳۱ء کا تاریخی فرار

اس سال بٹالہ کے جلسہ میں مناظرہ نہ ہونے سے تو آپ نے احمدیوں کے متعلق یہ نتیجہ اخذ کر لیا۔ کہ وہ تھک گئے ہیں۔ لیکن کیا وہ دن یاد نہیں۔ جب ۱۹۳۱ء میں جماعت احمدیہ کئی دنوں تک متواتر بٹالہ میں ڈیرے ڈالے پڑی رہی تھی۔ اور مقابلہ کے لئے للکارتی اور طرح طرح کی ترغیبات سے آپ لوگوں کو سامنے آنے کی دعوت دے رہی تھی۔ لیکن کسی کو جرأت نہ ہوئی۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی سند نیابت کی شرط کی پناہ ڈھونڈنی چاہی لیکن جب وہ بھی پوری ہو گئی۔ تو پھر بھی کوئی سامنے نہ آیا۔ پس بٹالہ میں ہی آپ لوگوں کے اس قدر واضح فرار اور نمایاں طور پر پہلو تہی کو مدنظر رکھتے ہوئے اس امر میں شبہ ہی کیا رہ جاتا ہے۔ کہ اب کی دفعہ بے ہودہ شرائط کی الجھنوں سے آپ کا مقصد محض جان چھڑانا تھا۔

## مخالفین احمدیت کی خستہ حالی

خدا تعالےٰ کے فضل سے احمدی تھکے نہیں، بلکہ بالکل تازہ دم اور کفر کی طاقتوں کے ساتھ جہاد کے لئے پوری طرح تیار اور کمربستہ ہیں۔ اور رہیں گے۔ البتہ ان کے مخالف نہایت ہی قابلِ رحم حالت اختیار کئے ہوئے ہیں۔ جب انہوں نے دیکھا۔ کہ دلائل اور معقولیت کے ساتھ وہ احمدیت کا مقابلہ نہیں کر سکتے۔ تو انہوں نے وہ قابلِ شرم طریق اختیار کر لیا۔ جو ہمیشہ شکست خوردہ اختیار کیا کرتے ہیں۔ اور اب وہ فتنہ و فساد۔ گالی گلوچ۔ بدگوئی اور بدزبانی کو انتہا تک پہنچا کر کامیاب ہونا چاہتے ہیں۔ مگر ظاہر ہے۔ کہ اس میں پہلے سے زیادہ ان کے لئے ناکامی مضمر ہے۔ کاش وہ سمجھیں۔ اور سوچیں۔ ایسی صورت میں تحریک احمدیت سست نہیں۔ بلکہ پہلے سے بھی زیادہ پُرزور ہو رہی ہے:

## طوفانِ مخالفت سے ہمیں کوئی خوف نہیں

مولوی ثناء اللہ صاحب نے اپنے اسی مضمون میں لکھا ہے:- کہ "حرکت احمدیہ کا عدم ہم نہیں چاہتے۔ کیونکہ ان کی وجہ سے مسلمانوں میں حرکت پیدا ہو جاتی ہے" گویا آپ یہ سمجھ رہے ہیں۔ کہ مخالفت کا جو بے پناہ طوفان ہمارے خلاف اس وقت اٹھ رہا ہے وہ ہمیں معدوم کر دے گا۔ مگر ہمارا عدم وہ اس لئے پسند نہیں کرتے کہ ہماری وجہ سے مسلمانوں میں حرکت پیدا ہو جاتی ہے۔ اگر اس حرکت سے ان کی یہ مراد ہے۔ کہ جماعت احمدیہ کی مخالفت کی جاتی ہے تو انہیں معلوم ہونا چاہیئے۔ یہ مخالفت کیا؟ اس سے ہزاروں لاکھوں گنا زیادہ مخالفت بھی ہمارا کچھ نہیں بگاڑ سکتی۔ اور اللہ تعالےٰ کے فضل سے ہمارے لئے کسی نقصان کا موجب نہیں ہو سکتی۔ بلکہ ہمارے فائدہ کا ہی موجب ہوتی ہے۔ کیونکہ جس قدر شور و شر ہمارے خلاف بپا ہو گا۔ اسی قدر زیادہ لوگوں کو اس طرف توجہ ہو گی۔ اور حق پسند و حق کے متلاشی جماعت احمدیہ میں داخل ہونگے۔ ہماری پچاس سالہ زندگی کا ایک ایک لمحہ اس امر پر شاہد ہے۔ کہ ہماری مخالفت ہمارے لئے ہمیشہ نفع اور ترقی کا موجب ہوئی ہے:

## دشمن کی جھوٹی خوشی کو پامال کرو

اس موقعہ پر ہم احباب جماعت سے بھی یہ کہنا چاہتے ہیں۔ کہ اپنی زندگی اور تبلیغ اسلام میں انہماک کا پہلے سے بھی بڑھ چڑھ کر ثبوت پیش کریں۔ اور یہ اسی طرح ہو سکتا ہے۔ کہ اپنی تبلیغی مساعی کو تیز تر کر دیں۔ اور اس فریضہ کی ادائیگی میں ہمہ تن مصروف ہو جائیں۔ دشمن کی جھوٹی خوشیوں کو پامال کرنا بھی غیرتِ ایمانی کا تقاضا ہونا چاہیئے۔ اور اگرچہ اس میں کوئی شبہ نہیں۔ کہ ہمارے متعلق کسی قسم کی کمزوری کا خیال محض پریشان دماغی کا ہی نتیجہ ہے۔ اور مولوی ثناء اللہ صاحب صرف اپنے دل کو تسلی دینے کے لئے اور ناکامی و نامرادی کے زبردست احساس کی شدت کو کم کرنے کے لئے اس قسم کے خیالات سے جنت الحمقاء آباد کر رہے ہیں۔ تاہم ہمارا فرض ہونا چاہیئے۔ کہ دشمن کی یہ جھوٹی خوشی بھی ہماری غیرت کے لئے تازیانہ کا کام دے۔ اور ہم اپنی زندگی کا نہایت زبردست اور پہلے سے بہت بڑھ کر ثبوت پیش کریں۔ خدا تعالےٰ ہر ایک احمدی کو اس کی توفیق دے:

---

## ویدوں کے ترجمہ سے آریہ سماج کی بے اعتنائی

ہم نے کئی بار آریہ سماج کو متوجہ کیا ہے۔ کہ جس صورت میں وہ ویدوں کو خدا تعالےٰ کا مکمل گیان اور بنی نوع انسان کو اللہ تعالےٰ تک پہنچانے کا صحیح ترین رستہ بتاتی ہے۔ تو اسے چاہیئے۔ کہ اس کا عام فہم اردو زبان میں ترجمہ شائع کرے۔ تا معلوم تو ہو۔ کہ ان کے اندر کیا کیا حقائق و معارف بھرے پڑے ہیں لیکن آریہ سماج نے کبھی اس طرف توجہ نہیں کی۔ بڑے بڑے ویدوں کے گیانی رکھنے کا دعوے کرتے ہوئے توجہ نہیں کی۔ بڑی مالدار قوم ہونے کے باوجود توجہ نہیں کی۔ اب رادھا سوامی فرقہ کے گرو صاحب جی نے بھی آریہ سماج کو مشورہ دیا ہے۔ کہ "ویدوں کا ترجمہ شائع کر دے تا آریہ بھائیوں کو معلوم ہو جائے۔ کہ آیا وید ایشور کرت ہیں۔ یا منش کرت۔ اور دنیا کو بھی سمجھ آ جائے۔ کہ ویدوں میں کیا کیا اپدیش فرمائے گئے ہیں" (آریہ گزٹ ۲۵- مارچ)

لیکن بجائے اس کے کہ آریہ سماج اس معقول مشورہ کو قبول کرتی۔ آریہ گزٹ نے اس کے جواب میں "صاحب جی" کو بہت سخت سست کہا ہے۔ بات اصل میں یہ ہے۔ کہ ویدوں کے اندر ایسی باتیں بھری پڑی ہیں۔ جنہیں اس تعلیم و تمدن کے زمانہ میں پیش کرتے ہوئے آریہ سماج گھبراتی ہے۔ ورنہ کوئی وجہ نہیں۔ کہ اس قدر وسیع انتظام اور کثرت اموال کے باوجود وہ اس اہم کام کو آج تک سرانجام دینے کے قابل نہیں ہو سکی۔ جو دراصل اس کے مذہب کی اساس ہے:

شاندار ہوتی ہے ؟

## حضرت مسیح موعودؑ کی تائید میں نصرتِ الٰہی

اس معیار کے مطابق جب ہم حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے متعلق دیکھتے ہیں۔ کہ اللہ تعالےٰ نے آپ کو کس طرح نوازا اور کس حیرت انگیز سرعت کے ساتھ آپ کو کامیابی عطا کی۔ تو ایک نہایت ہی لذیذ داستان نظر آتی ہے ؟

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جب اللہ تعالےٰ کے حکم سے مسیح موعود ہونے کا دعویٰ کیا۔ اور آپ نے باعلام الٰہی یہ اعلان فرمایا۔ کہ

"خدا تعالےٰ نے آسمان سے دیکھا۔ کہ عیسائی مذہب کے حامی اور پیرو یعنے پادری صاحبان سچائی سے بہت دور جا پڑے ہیں۔ اور نہیں جانتے۔ کہ حقیقی خدا کون ہے بلکہ ان کا خدا انہی کی ایجاد ہے۔ اس لئے خدا تعالےٰ کے اس رحم نے جو انسانوں کے لئے وہ رکھتا ہے۔ تقاضا کیا۔ کہ اپنے بندوں کو ان کے دام تزویر سے چھڑائے۔ اس لئے اس نے اپنے اس مسیح کو بھیجا۔ تا وہ دلائل کے حربہ سے اس صلیب کو توڑے۔" (تریاق القلوب ص۱۱)

نیز فرمایا:-

"مسیح ابن مریم رسول اللہ فوت ہو چکا ہے۔ اور اس کے رنگ میں ہو کر وعدہ کے موافق تو آیا ہے۔ وکان وعد اللہ مفعولا۔ انت معی وانت علی الحق المبین وانت مصیب ومعین للحق"

(ازالۂ اوہام حصہ دوم صفحہ ۲۸۱)

تو دنیا بجائے اس کے کہ آپ کی آواز پر کان دھرتی آپ کے دعوے پر غور کرتی۔ اور مسلمان رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی اس نصیحت پر عمل کرتے۔ کہ مسیح موعود کو قبول کرنا اگرچہ تمہیں گھٹنوں کے بل چلکر اس کے پاس آنا پڑے۔ آپ کی مخالف ہو گئی۔ اسی طرح جس طرح ہر نبی کی مخالفت میں دنیا کے فرزند کھڑے ہوئے۔ آپ پر کفر کے فتوے لگائے گئے۔ جیسا کہ پہلے منکرین انبیاء کا دستور عمل رہا۔ آپ کو کافر اور دائرہ اسلام سے خارج قرار دیا گیا۔ جیسا کہ انبیاء سابقین کے مخالف بھی اس حربہ سے کام لیتے رہے مگر باوجود اس معاندت کے باوجود کفر کے فتووں اور گالیوں کی بوچھاڑ کے۔ باوجود اس بات کے کہ ہر ممکن کوشش احمدیت کو مٹانے کے لئے کی گئی۔ دنیا دیکھ رہی ہے۔ اپنے اور پرائے واقف ہیں۔ کہ خدا کا زبردست ہاتھ ہمیشہ مخالفوں کو نیچا دکھاتا رہا۔ واقعات اس پر گواہ ہیں۔ حالات اس کے شاہد ہیں۔ دوست اور دشمن اس کے معترف ہیں۔ پس جبکہ اللہ تعالےٰ کی نصرت نے ثابت کر دیا۔ کہ وہ سلسلہ احمدیہ کے ساتھ ہے۔ خدا کا فعل اس پر شاہد ہے۔ کہ یہ خدائی جماعت ہے۔ تو آج کسی اخبار کا "چودھویں صدی" کے بعض نام نہاد علماء کی طرف سے جو خود ایک دوسرے کے خلاف کفر کے فتوے لگا چکے ہیں۔ اور ایک دوسرے کو کافر بنا چکے ہیں۔ یہ فتوے شائع کرنا کہ نعوذ باللہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام دائرہ اسلام سے خارج ہیں۔ کیا حقیقت رکھتا ہے ؟

## اخبار "بیدار" کا فتوےٰ

مظفر نگر کے ایک اخبار "بیدار" نے اخبار "زمیندار" سے ایک فتوےٰ نقل کیا ہے۔ جس میں لکھا ہے:-

"قادیانیوں سے کوئی مسلمان کوئی واسطہ نہ رکھے۔ منشی غلام احمد قادیانی اپنے کفریہ دعاوی کے بناء پر مرتد اور دائرہ اسلام سے خارج ہے۔ ایسا ہی وہ لوگ بھی مرتد اور دائرہ اسلام سے خارج ہیں۔ جو منشی غلام احمد موصوف کو نبی یا مجدد یا مسلمان تسلیم کرتے ہیں۔ ہر ایک مسلمان کو چاہیئے۔ کہ بحکم لا ترکنوا الی الذین ظلموا فتمسکم النار ایسے لوگوں سے دینی و دنیوی امور میں کسی قسم کا واسطہ نہ رکھے۔"

اس کے نیچے بارہ "علماء اسلام" کے نام ثبت ہیں۔ جن میں سے سب سے بڑا عالم رسوائے عالم اخبار "زمیندار" کا مالک "ظفر علی" بتایا گیا ہے۔ جس پر بیسیوں دفعہ کفر کا فتوےٰ لگ چکا۔ جس کا نکاح فسخ قرار دیا جا چکا۔ اور جکی بیوی کو بغیر عدت گزارے دوسرا نکاح کر لینے کی اجازت علماء کی طرف سے مل چکی ہے۔

## بائیکاٹ کی تحریک

پہلی بات جو ان کمینہ فطرت علماء کی طرف سے پیش کی گئی ہے۔ وہ لوگوں سے یہ اپیل ہے۔ کہ "قادیانیوں سے کوئی مسلمان کوئی واسطہ نہ رکھے" اور اس کی تشریح یوں کی گئی ہے۔ کہ "ہر ایک مسلمان کو چاہیئے۔ کہ بحکم لا ترکنوا الی الذین ظلموا فتمسکم النار ایسے لوگوں سے دینی اور دنیوی امور میں کسی قسم کا واسطہ نہ رکھے"۔ ان "علماء اسلام" نے سمجھا ہوگا۔ کہ انہوں نے یہ اعلان کر کے بڑا کارنامہ سرانجام دیا ہے۔ مگر کاش وہ قرآن جانتے۔ اور پھر سوچتے۔ کہ حضرت شعیبؑ کے منکروں نے بھی کہا تھا۔ لنخرجنک یا شعیب والذین اٰمنوا معک من قریتنا او لتعودن فی ملتنا (اعراف ع ۱۱) اے شعیبؑ ہم تجھ کو اور تجھ پر ایمان لانے والوں کو اپنی بستی سے نکال دیں گے۔ اور یا تمہیں ہمارے مذہب پر آنا پڑے گا۔ پس حضرت شعیبؑ کے منکروں نے بھی انہیں۔ اور ان کے متبعین کو بائیکاٹ کی دھمکی دی۔ اور اس بائیکاٹ کا مکمل ظہور رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے منکروں کے ذریعہ ہوا۔ جبکہ انہوں نے تمام صحابہ اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا ایک لمبی مدت تک بائیکاٹ کر دیا۔ اور سخت مصائب میں مبتلا رکھا۔ پس جب حضرت شعیبؑ کے منکر یا رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے منکر مومنین کا بائیکاٹ کر سکتے ہیں۔ تو اب جماعت احمدیہ کو بائیکاٹ کی دھمکی دینا ظاہر کرتا ہے۔ کہ یہ "علماء اسلام" اسی صف میں کھڑے ہیں۔ جسمیں سابقہ انبیاء کے مخالف کھڑے تھے اور جماعت احمدیہ اس صف میں کھڑی ہے۔ جس میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے صحابہ تھے ؟

## کفر و اسلام کا مسئلہ

پھر کہا گیا ہے۔ "منشی غلام احمد قادیانی اپنے کفریہ دعاوی کے بناء پر مرتد اور دائرہ اسلام سے خارج ہے" مگر یہ بھی کوئی نئی بات نہیں۔ یہود بھی مسلمانوں کو مشرکین کہ سے زیادہ ناپاک اور کافر خیال کیا کرتے تھے۔ چنانچہ قرآن مجید میں ان کا یہ قول آتا ہے۔ ویقولون للذین کفروا ھؤلاء اھدیٰ من الذین اٰمنوا سبیلا (نساء ع ۸) یعنی یہ مشرک و کافر مسلمانوں سے زیادہ اچھے ہیں

## قابل غور بات

علماء اس قسم کے فتوے دینے میں بالکل معذور ہیں کیونکہ اگر وہ ایسا نہ کریں۔ تو رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی یہ پیشگوئی کہ علماءھم شر من تحت ادیم السماء کس طرح پوری ہو۔ جس میں بتایا گیا ہے۔ کہ اس زمانہ کے علماء زیر آسمان مخلوق میں سے سب سے بدتر ہوں گے۔ لیکن سمجھدار اور انصاف پسند لوگوں کو ان فتووں کی پروا نہ کرنی چاہیئے۔ بلکہ احمدیت کی تعلیم کو خود دیکھنا چاہیئے۔ اور جماعت احمدیہ اسلام کی جو خدمات سرانجام دے رہی ہے۔ ان پر نظر کرنی چاہیئے۔ پھر ان خدمات کا مقابلہ ان فتویٰ باز مولویوں کی خدمت سے کرنا چاہیئے جن کا کام ایک دوسرے کے خلاف فتوے شائع کرنا۔ اور مسلمانوں میں فتنہ و فساد پیدا کرنا رہ گیا ہے ؟

## اعلان قابلِ توجہ موصیان

انجمن کا مالی سال ۳۰ اپریل ۱۹۳۳ء کو ختم ہو گا۔ موصیان حصہ آمد کا تمام سال کا حساب کر کے مطابق شرح حصہ آمد بقایا نکالا جائیگا۔ موصی صاحبان اس اعلان کو پڑھ کر آخر مارچ تک اپنا تمام بقایا ادا کر دیں۔ اگر کوئی موصی کسی معذوری کی وجہ سے آخر مارچ تک ادا نہ کر سکے۔ تو وہ آخر اپریل تک بقایا سابقہ ضرور ادا کر دے۔ تا کہ اس کے ذمہ سال کے خاتمہ پر بقایا نہ ہو ؟ (سکرٹری مجلس کارپرداز مقبرہ بہشتی)

نظارتوں کے اعلانات

# تقرر عہدہ داران

## ۲۲ مارچ ۳۳ء لغائت ۳۰ اپریل ۳۴ء

### جماعت احمدیہ کالا گجراں

| | |
|---|---|
| پریذیڈنٹ | میاں محکم الدین صاحب |
| سکرٹری مال | میاں خوشی محمد صاحب |
| سکرٹری تبلیغ | عبد القیوم صاحب |
| سکرٹری تعلیم و تربیت | مستری محمد حسین صاحب |
| سکرٹری امور عامہ / سکرٹری ضیافت | میاں احمالدین صاحب |
| محصل | میاں دل محمد صاحب |

### جماعت احمدیہ گھٹیالیاں

| | |
|---|---|
| پریذیڈنٹ | سید نذیر حسین صاحب |
| جنرل سکرٹری / سکرٹری مال | شیخ غلام رسول صاحب |
| سکرٹری امور عامہ | چوہدری خیر الدین صاحب |
| سکرٹری تبلیغ | سید نذیر حسین صاحب |
| اسسٹنٹ " | ڈاکٹر بشیر احمد صاحب |
| سکرٹری تعلیم و تربیت | مولوی شاہ محمد صاحب |
| اسسٹنٹ " | میاں بدر الدین صاحب حکیم |
| محاسب | چوہدری غلام قادر صاحب |
| اسسٹنٹ " | چوہدری محمد علی صاحب و چوہدری محمد مالک صاحب |
| آڈیٹر | چوہدری غلام حیدر صاحب |

(ناظر اعلیٰ)

## مجوزہ احمدیہ یونیورسٹی کے متعلق سب کمیٹی کا تقرر

اس سے قبل اعلان کیا جا چکا ہے۔ کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے مجلس مشاورت منعقدہ ۱۹۳۲ء میں اپنے فیصلہ کے مطابق نظارت تعلیم و تربیت کی درخواست پر احمدیہ یونیورسٹی کے قیام اور نظام کے متعلق تجاویز سوچنے اور رپورٹ کرنے کیلئے ایک کمیٹی مقرر فرمائی۔ اس کمیٹی میں خاکسار مرزا بشیر احمد کو بھی ممبر مقرر کیا گیا تھا لیکن چونکہ اب میں ناظر تعلیم و تربیت مقرر ہوا ہوں۔ اس لئے حضور نے میری جگہ چوہدری محمد شریف صاحب پلیڈر منٹگمری کو کمیٹی کا ممبر نامزد فرمایا ہے۔ نیز حضور نے قاضی محمد اسلم صاحب کو لیکچرار گورنمنٹ کالج کو اس کمیٹی کا سیکرٹری مقرر فرمایا ہے۔ اب ارکان کمیٹی حسب ذیل ہیں۔

(۱) جناب چوہدری ظفر اللہ خان صاحب بیرسٹرایٹ لا لاہور

(۲) جناب قاضی محمد اسلم صاحب لیکچرار گورنمنٹ کالج لاہور

(۳) جناب مولوی غلام رسول صاحب شوق ایم۔ اے پرنسپل گورنمنٹ کالج جھنگ

(۴) جناب چوہدری محمد شریف صاحب پلیڈر منٹگمری

(۵) جناب سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب قادیان

نوٹ:۔ صدر کا انتخاب کمیٹی خود بوقت اجلاس کریگی سکرٹری صاحب و ممبران کو بذریعہ خط اطلاع بھجوا دی گئی ہے۔

(ناظر تعلیم و تربیت)

# چندہ توسیع مسجد اقصیٰ جلد ادا کریں

میں نے توسیع مسجد اقصیٰ کے چندہ کی فراہمی کے لئے ۳ فروری ۳۳ء کو تحریک کی تھی، دراصل یہ میری تحریک نہ تھی۔ بلکہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ کے خطبہ جمعہ کا اعادہ تھا جو حضور نے توسیع مسجد کی ضرورت پر فرمایا تھا۔ جیسا کہ میں اس تحریک میں واضح کر چکا ہوں۔ اب ہماری موجودہ مسجد اقصیٰ ناکافی ثابت ہو رہی ہے۔ اس لئے حضور کے ارشاد کے مطابق توسیع کے لئے مسجد کے جنوبی طرف کے مکان کا سودا ہو چکا ہے اور یہ روپیہ ادا کرنا ہے۔ اس کے بعد توسیع کی تعمیر شروع ہو گی۔ موسم گرما قریب آ رہا ہے۔ اس لئے مسجد کی توسیع جس قدر جلد ہو جائے بہتر ہے۔ ورنہ موسم گرما میں جو تکلیف نمازیوں کو ہوتی ہے۔ محتاج بیان نہیں۔ ہر وہ شخص جس کو اس مسجد میں نماز پڑھنے کا موقع ملتا ہے۔ اس تکلیف سے آگاہ ہے کیونکہ ہر جمعہ میں مسجد کے ناکافی ہونے کا منظر دیکھنے میں آتا ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ کے منشاء کے مطابق۔ یہ چندہ بالخصوص قادیان کے باشندوں کے لئے ہی مخصوص کیا گیا ہے۔ یا وہ لوگ بھی جنہوں نے قادیان میں مکان بنانے کے لئے زمین خریدی ہوئی ہے۔ ہاں دوسرے لوگوں کیلئے بھی اس ثواب میں شریک ہونے کے لئے راہ کھلی ہے اس چندہ کی وصولی کا انتظام لوکل انجمن کے پریذیڈنٹ صاحب کے ماتحت ہے۔ انہوں نے وصولی کے لئے محلہ وار انتظام کیا ہے۔ چنانچہ محلہ دار الفضل و دار البرکات میں چوہدری برکت علی صاحب آڈیٹر صدر انجمن اور دار الرحمت اور دار العلوم میں بھائی محمود احمد صاحب۔ محلہ دار الانوار میں خود پریذیڈنٹ صاحب شہر میں مولوی عبد الرحمن صاحب۔ شیخ نور الدین صاحب۔ ڈاکٹر غلام غوث صاحب۔ مرزا اختر بیگ صاحب مقرر ہیں۔ نئی آبادی کے منتظمین کی طرف سے ان احباب کو چٹھیاں جا چکی ہیں جنہوں نے زمین خریدی ہوئی ہے۔ اور مکان نہیں بنوائے۔ لیکن اس تحریک پر ضرورت کی اہمیت کے لحاظ سے جس قدر جلد روپیہ وصول ہونا چاہیئے۔ موصول نہیں ہوا۔ اس لئے بذریعہ اعلان مطلع کیا جاتا ہے۔ کہ احباب اس مد میں جس قدر جلد ممکن ہو، روپیہ دیں تا توسیع مسجد اقصیٰ کا کام شروع کیا جا سکے۔

(ناظر بیت المال قادیان)

# امتحان کتب حضرت مسیح موعودؑ

امسال حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتاب تحفہ گولڑویہ اور تذکرۃ الشہادتین امتحان کے لئے بطور نصاب مقرر تھیں۔ چونکہ خلاف امید تحفہ گولڑویہ کے طبع ہونے میں زیادہ تاخیر واقع ہو گئی۔ جس سے احباب کو تیاری کا موقع نہیں مل سکا تھا۔ اس لئے نظارت ہذا نے اعلان کیا تھا۔ کہ ماہ نومبر میں یہ امتحان نہیں لیا جائیگا۔ بلکہ اوائل مارچ تک اس کو ملتوی کیا جاتا ہے۔ اب چونکہ کتاب کو چھپ کر شائع ہوئے کافی عرصہ ہو گیا ہے۔ اس لئے بذریعہ اعلان ہذا تمام احباب کو اطلاع دی جاتی ہے کہ یہ امتحان مورخہ ۳۰ اپریل ۳۳ء بروز اتوار لیا جائیگا۔

احباب کی خدمت میں التماس ہے کہ وہ زیادہ سے زیادہ تعداد میں اس امتحان میں شامل ہوں۔ اور اپنے اپنے حلقہ اثر میں بھی اس کے لئے تحریک فرمائیں۔ (ناظر تعلیم و تربیت)

# مہتمم امور عامہ

جماعت احمدیہ دہلی نے ضلع دہلی کے لئے قریشی مختار احمد صاحب ایم۔ اے کو انجمن احمدیہ سیالکوٹ نے چوہدری شاہ محمد صاحب کو جماعت احمدیہ گجرات نے ڈاکٹر علم الدین صاحب کو اور جماعت احمدیہ گوجرانوالہ نے شیخ صاحب دین صاحب کو مہتمم امور عامہ مقرر کیا یہ انتخاب منظور کئے جاتے ہیں۔ دوسری جماعتیں بھی اس عہدہ کے انتخاب کے متعلق اطلاع دیں۔ (ناظر امور عامہ)

# ایک ہیڈ ماسٹر کی ضرورت

برٹش ایسٹ افریقہ کے ایک سکول میں مسلمان ہیڈ ماسٹر کی جو بی اے ٹرینڈ ہوں ضرورت ہے تنخواہ ۲۲۵ شلنگ سے ۳۰۰ شلنگ ماہوار تک ہے۔ یہ سکول مسلمانوں کی ایک انجمن کا ہے۔ جو دوست جانا چاہیں۔ وہ اپنی درخواست معہ نقول سارٹیفکیٹ آخر مارچ تک [illegible] بھجوا دیں [illegible] (ناظر امور عامہ)

# ملفوظات حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ

## ۱۱ مارچ سنہ ۱۹۳۳ء

بعد نماز عصر

**ایک باپ اور بیٹے کے متعلق رؤیا**

بعض اصحاب نے اپنے رویا عرض کرکے تعبیر کے لئے درخواست کی۔ اس سلسلہ میں حضورؑ نے فرمایا:۔

میں نے ایک رویا دیکھا ہے۔ جو ایک باپ اور بیٹے کے متعلق ہے۔ وہ دونوں ہیں۔ میں ان کا نام نہیں لوں گا میں نے دیکھا۔ لڑکے نے اپنے باپ کو لکھا ہے۔ میں دس ہزار روپیہ بھیجنا چاہتا ہوں۔ ان میں چھ ہزار تو آپ کے قدموں میں اور باقی چار ہزار کے متعلق اجازت دیں۔ تو قادیان میں مکان بنوالوں ؛

میں یہ خط پڑھ کر بہت خوش ہوا۔ کہ کتنے ادب سے اپنے باپ کو لکھا ہے۔ اور لڑکا کیسا مؤدب ہے۔ اس خط کو پڑھنے سے مجھے ایسا لطف آیا۔ کہ جب آنکھ کھلی تب بھی سرور تھا۔ باپ ہندوستان میں ہی ہے۔ اور بیٹا ہندوستان سے باہر ہے۔ اس کے الفاظ سے ایسا معلوم ہوتا۔ کہ گویا یہ روپیہ اس کی اپنی کمائی کا ہے۔ جس کے متعلق باپ سے اجازت حاصل کر رہا ہے۔ ؛

## ۱۹ مارچ سنہ ۱۹۳۳ء

بعد نماز عصر

**خدا کے لئے بیوی کو چھوڑنا**

ایک دیہاتی نوجوان حضور کی خدمت میں پیش ہوا۔ اور اس کے متعلق عرض کیا گیا۔ کہ اس کے احمدی ہونے کی وجہ سے اس کے رشتہ داروں نے اس کی بیوی چھین لی ہے۔ اس پر حضور نے فرمایا:۔

خدا تعالیٰ کے دین کے مقابلہ میں بیوی کی کیا حقیقت ہے۔ ایک بیوی کیا۔ اگر کوئی انسان سو دفعہ شادی کرے اور خدا کے لئے سو ہی بیویاں اسے چھوڑنی پڑیں۔ تو بھی ان کی پروا نہیں ہونی چاہیئے۔ اگر کسی کی بیوی ایک ہی دن بیمار ہو کر مر جائے تو وہ دوبارہ شادی کرے گا۔ یا نہیں پھر خدا کے لئے جسے بیوی چھوڑنی پڑے۔ اسے کیوں نہ ایسا ہی سمجھ لیا جائے ؛

**جماعت احمدیہ اوڑحمہ کی خواہش**

اوڑحمہ ضلع شاہ پور کی جماعت کے ایک نوجوان نے عرض کیا۔ ہماری جماعت کی بڑی خواہش ہے۔ کہ حضور ہمارے ہاں تشریف لائیں۔ فرمایا۔ یہ خواہش تو ہر جماعت کی ہوگی۔ مگر اس کا پورا ہونا مشکل ہے۔ اوڑحمہ کی جماعت کو اس کی اس خواہش کا ثواب مل جاتا ہے۔ کیونکہ مومن کی ہر نیک خواہش کا اسے ثواب ملتا ہے ؛

**پنجابی ڈھولا**

اسی نوجوان نے عرض کیا۔ میرے بھائی نے تبلیغ احمدیت کے متعلق ڈھولے بنائے ہوئے ہیں۔ جو لوگوں کو ہم سناتے ہیں۔

حضور نے فرمایا ڈھولے کس رنگ کے شعر ہوتے ہیں اس پر اس نوجوان نے عرض کیا۔ کہ اجازت ہو۔ تو سناؤں حضور نے اجازت فرمائی۔ تو وہ سنانے کے لئے کھڑا ہوا۔ بعض اصحاب نے کہا۔ کہ بیٹھ کر ہی سنادو۔ حضور نے فرمایا نہیں اسی طریق سے آزادی کے ساتھ سناؤ جس طرح ڈھولے گائے جاتے ہیں اس پر اس نے کھڑے ہو کر ایک ڈھولا سنایا ؛

**قادیان میں مذبحہ کس طرح بنا**

عرض کیا گیا۔ یوم التبلیغ کے موقعہ پر بعض مقامات کے سکھوں اور ہندوؤں نے مذبح کا ذکر کیا۔ اور کہا بعض مقامی لوگوں نے شرارت کی تھی۔ کہ جھٹکہ شروع کر دیا تھا۔ لیکن وہ زمیندار نہ تھے۔ اگر مرزا صاحب جو قادیان کے مالک ہیں۔ زمینداروں کی خاطر معاف کر دیتے۔ اور مذبح نہ بنواتے۔ تو اچھا ہوتا۔ اس پر حضور نے فرمایا:۔

سکھوں کو یہ کہا جا سکتا ہے۔ کہ بتاؤ۔ تمہارے مذہب میں گاؤکشی کہاں منع ہے۔ جب مذبح کا جھگڑا شروع تھا۔ تو ایک ذمہ وار سکھ لیڈر نے مجھے لکھا۔ کہ ہمارے مذہب میں گائےکشی کی کوئی ممانعت نہیں۔ سکھوں میں یہ خیال محض ہندوؤں کی وجہ سے ہے۔ باقی قادیان میں جو مذبح بنا۔ وہ مقامی ہندوؤں اور سکھوں نے خود بنوایا۔ میری تو یہی خواہش تھی۔ کہ مناسب سمجھوتہ ہو جائے۔ مذبح بنانے کا سوال جب اٹھا۔ تو مقامی ہندو میرے پاس ایک وفد کی صورت میں آئے میں نے انہیں کہا۔ کہ اگرچہ مذبح کا سوال جھٹکہ شروع کرنے پر پیدا ہوا ہے۔ گو میں اسے جھٹکہ کا جواب نہیں سمجھتا۔ لیکن جھٹکہ شروع کرنا مذبح بنانے کا محرک ضرور ہوا ہے۔ اور آپ لوگ اس سوال کے اٹھنے کے بہت دیر بعد آئے ہیں۔ اب ایک طرف تو میرے سامنے جماعت کی ضروریات ہیں۔ اور دوسری طرف اردگرد کے مسلمانوں کا بھی سوال ہے۔ کیونکہ انہوں نے مذبح کی مخالفت ہونے پر ہمارا ساتھ دیا ہے۔ اب مجھے انہیں بھی سمجھوتہ کے لئے تیار کر لینے دیں۔ پھر میں آپ لوگوں کو خود بلاؤں گا۔ اور مناسب جواب دوں گا۔ اس پر وہ چلے گئے۔ لیکن چند دن بعد ایک مقامی آریہ اور ایک مقامی سکھ اور قریب کے گاؤں کے سکھوں کے جتھہ دار کو لے کر میرے پاس آئے۔ میں نے اسی وقت سمجھ لیا۔ کہ یہ الجھن ڈالیں گے۔ میں نے ان آریہ صاحب سے کہا۔ کہ میں نے تو کہا تھا۔ مناسب وقت پر خود بلاؤں گا۔ آپ خود بخود پہلے ہی کیوں آئے۔ انہوں نے کہا۔ اس لئے آیا ہوں۔ کہ جلدی فیصلہ ہو جائے۔ میں نے کہا۔ ایک دفعہ پہلے ذبح کا سوال اٹھا تھا۔ اس وقت جب ڈپٹی کمشنر نے مجھ سے دریافت کیا۔ تو میں نے کہا۔ میں پسند نہیں کرتا۔ اور روک دیا۔ اب بھی میں آپ لوگوں کے جذبات کا لحاظ کرنے کے لئے تیار ہوں۔ مگر اس کے لئے مجھے مسلمانوں کو تیار کر لینے دیں۔ اس پر مقامی سکھ صاحب نے کہا۔ آپ نے کیا کیا تھا۔ اس وقت تو ڈپٹی کمشنر نے خود ہی اجازت نہ دی تھی۔ ورنہ آپ نے تو زور لگایا تھا۔ میں نے کہا۔ اگر آپ کا یہ خیال ہے۔ تو اب بھی زور لگا لینے دیں۔ اس پر جتھیدار سکھ نے کہا۔ نہیں یہ ٹھیک نہیں۔ آپس میں صلح ہونی چاہیئے۔ میں نے کہا۔ صلح کی یہی صورت ہو سکتی ہے کہ کچھ آپ لوگ چھوڑیں۔ اور کچھ ہم چھوڑیں۔ اور اس طرح سمجھوتہ ہو۔ اس نے کہا۔ خواہ کچھ ہو۔ سکھ مذبح ہرگز نہ بننے دیں گے میں نے کہا۔ اب تو احمدیت کا سوال ہے۔ ہمارے خاندان نے پہلے بھی کسی کا ڈر نہیں مانا۔ آپ لوگ جو کرنا چاہتے ہیں۔ کر لیں۔ اس پر وہ اٹھ کر چلے گئے۔ ورنہ میں تو فیصلہ کر چکا تھا۔ کہ قادیان میں مذبح نہ ہو۔ صرف دوکان ہو۔ تاکہ جماعت کی ضرورت بھی پوری ہو جائے۔ اور مذبح بھی نہ بنے۔ مگر یہ بات خود ہندوؤں اور سکھوں نے نہ ہونے دی۔ ہندوؤں نے سکھوں سے کہا۔ کہ تم مذبح کی مخالفت کرو۔ روپیہ ہم خرچ کریں گے۔ لیکن جو روپیہ دیتے رہے وہ بھی کھاتہ میں لکھتے رہے۔ اور بعد میں سکھوں سے مع سود اس کا مطالبہ شروع کر دیا ؛

## ۲۲ مارچ سنہ ۱۹۳۳ء

بعد نماز عصر

**ایک سکھ کی درخواست**

امرتسر سے ایک سکھ سنت سنگھ صاحب نام حضور کی خدمت میں حاضر ہوئے۔

اور عرض کیا [illegible]

میں شایع کئے گئے ہیں۔ ان کو پڑھکر اور یہ سمجھکر کہ مرزا صاحب اور آپ خدا کے پیارے ہیں۔ اپنی ایک دنیوی غرض لے کر حاضر ہوا ہوں ؎

حضور نے فرمایا۔ اللہ تعالےٰ بندوں کے دلوں میں اپنی کشش پیدا کرنے اور اپنی طرف متوجہ کرنے کے لئے ایسا بھی کرتا رہتا ہے۔ کہ ان کی دنیاوی اغراض پوری کر دیتا ہے جیسے دوکان پر ایک چیز کا خریدار بنانے کے لئے اس کا مزا چکھا دیا جاتا ہے۔ ؎

سکھ نے عرض کیا۔ میرا ایک لڑکا ایک مقدمہ میں بغیر قصور پھنس گیا۔ اور اسے تین سال کی سزا ہو گئی۔ اس کی رہائی کے لئے بڑی کوشش کی۔ مگر کوئی نتیجہ نہ نکلا۔ اب آپ کے پاس آیا ہوں۔ ؎

حضور نے فرمایا بہت اچھا دعا کریں گے۔ کہ خدا تعالےٰ اس کی رہائی کے سامان کر دے۔ ؎

**ایک احمدی کی درخواست دعا**

ایک صاحب نے عرض کیا۔ میں کیمبل پور سے اپنی بیوی کے لئے جو بیمار ہے۔ دعا کرانے آیا ہوں۔ پہلے جلسہ سالانہ کے موقعہ پر بیمار ہو گئی تھی۔ اس وقت حضور کو دعا کے لئے خط لکھا تھا۔ اور صحت ہو گئی تھی۔ اب پھر وہی بیماری ہو گئی ہے

حضور نے فرمایا۔ بہت اچھا دعا کریں گے ؎

**بیعت** اس کے بعد لاہور کے ایک نوجوان نے بیعت کی ؎

## قبولیت دعا کا نشان

محمد بخش خان صاحب احمدی از بستی رندان ڈاک خانہ کوٹ چھٹہ ضلع ڈیرہ غازی خان لکھتے ہیں۔

عرصہ قریباً تین سال کا ہوا۔ کہ میری اکیس بھینسیں چوری ہو گئی تھیں۔ اس پر میں نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں دعا کے لئے عرض کیا۔ اور حضور نے بھینسوں کے دستیاب ہونے کے لئے دعا فرمائی تھی۔ اخبار الفضل میں بھی میں نے یہ واقعہ چھپوا دیا تھا۔ ادھر علاقہ کے سرکردہ لوگوں اور چرانے والے کے علاقہ کے ذیلداروں وغیرہ نے منصوبہ کر لیا تھا۔ کہ خواہ کچھ ہو۔ بھینسیں ہرگز نہ دیں گے۔ مگر حضورؑ کی دعا کی برکت سے تمام بھینسیں مل گئی ہیں۔ دعا کی قبولیت کا یہ نشان درج اخبار کر دیا جائے۔ مخالف اب بھی پر زور مخالفت کر رہے ہیں۔ اللہ تعالےٰ انہیں ہدایت دے ؎

احمدیت کے متعلق مضمون

# حضرت مسیح موعودؑ کی مخالفات لابدی عظیم الشان کامیابی

## مظفر نگر کے ایک اخبار کا فتویٰ کفر

### انبیاء کی کامیابی

اللہ تعالےٰ کے انبیاء دنیا میں اس کے جلال کے مظہر اور اس کی سطوت و شوکت کا ظہور ہوتے ہیں۔ وہ اکیلے اٹھتے ہیں بے یار و مددگار ہوتے ہیں۔ دنیوی سامانِ عزت ان سے مفقود ہوتا ہے۔ بڑے اور چھوٹے ان کے مخالف ہوتے ہیں۔ غرض زمینی طاقتیں ان کا ساتھ دینے سے انکار کرتی ہیں۔ اور بظاہر یوں معلوم ہوتا ہے۔ کہ چند ہی دنوں میں ان پر اپنے عجز کا حال منکشف ہو جائیگا۔ مگر زمانہ کی امیدوں کے خلاف لوگوں کے نظریوں کے مخالف وہ ترقی کی طرف اپنا قدم اٹھانا شروع کر دیتے ہیں۔ ہر دن جو ان پر چڑھتا ہے۔ انہیں کامیابی کی منزل کے اور قریب کر دیتا ہے۔ ہر ساعت انہیں پہلے سے زیادہ مقبول اور ذی اعزاز بنا دیتی ہے۔ اور دیکھتے ہی دیکھتے یہ دلفریب منظر پیدا ہوتا ہے۔ کہ وہی جسے مٹانے کی کوشش کی جاتی تھی۔ اس کا نام روئے زمین پر پھیل جاتا ہے۔ جسے کچلنے کے لئے بڑے اور چھوٹے اٹھ کھڑے ہوئے تھے۔ وہ ایک تناور درخت کی صورت اختیار کر کے اقصائے عالم تک اپنی شاخیں پھیلا دیتا ہے۔ دشمن ناکام ہوتے ہیں۔ اور حاسد شرمندہ اور خدا کا جری افواج باطل کو شکست دیتے ہوئے رفعت کے اس بلند ترین مقام تک پہنچ جاتا ہے۔ جہاں جھوٹ اور مکر و فریب کی کمند نہیں پہنچ سکتی۔

### درخت اپنے پھل سے پہچانا جاتا ہے

کہا جاتا ہے۔ کہ درخت اپنے پھل سے پہچانا جاتا ہے۔ اور حقیقتاً نتائج کسی چیز کی حقیقت ظاہر کرنے کے لئے نہایت مؤثر اور یقینی چیز ہوتے ہیں۔ انبیاء کا صدق بھی ان کی کامیابی اور حیرت انگیز کامیابی سے ظاہر ہوتا ہے۔ اللہ تعالےٰ نے قرآن مجید میں یہ حقیقت ان الفاظ میں بیان فرمائی ہے۔ انا لننصر رسلنا والذین اٰمنوا فی الحیوٰۃ الدنیا یعنے ہم اپنے رسولوں اور ان لوگوں کی نصرت دنیا میں ہی کیا کرتے ہیں۔ جو رسولوں پر ایمان لاتے ہیں۔ پھر فرماتا ہے۔ اولم یروا انا نأتی الارض ننقصها من اطرافها افهم الغالبون کیا یہ لوگ نہیں دیکھتے۔ کہ ہم زمین کو اس کی اطراف سے سمیٹتے چلے آتے ہیں۔ یعنے اپنے رسول کی گود میں دنیا کے خزانوں کو کھینچ کھینچ کر ڈال رہے ہیں۔ کیا اس امر کی موجودگی میں بھی انہیں خیال ہے۔ کہ وہ غالب آسکیں گے۔ مطلب یہ کہ وہ غالب نہیں آسکتے۔ اسی طرح فرماتا ہے۔ کتب اللہ لاغلبن انا ورسلی یعنی خدا نے یہ لکھ چھوڑا ہے۔ کہ میں اور میرے رسول ہمیشہ غالب رہیں گے۔ پس رسولوں کا دنیا پر غالب آنا اور ناموافق حالات کے باوجود غالب آنا ان کے صدق دعویٰ کی زبردست دلیل ہوا کرتی ہے۔

### رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی کامیابی

اس معیار کا اتم ظہور سرورِ عالم حضرت خاتم النبیین محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے وجود باجود کے ذریعہ ہوا۔ آپ نے جب خدا تعالےٰ کی طرف لوگوں کو بلانا شروع کیا۔ تو آپ کے عزیز و اقارب تک آپ کے مخالف ہو گئے، دوست آپ کے دشمن بن گئے۔ قبیلے والے ساحر و کذاب کہنے لگ گئے۔ پھر کونسی تکلیف ہے، جو آپ کو نہ پہنچائی گئی۔ کونسا دکھ ہے۔ جس سے آپ کو پالا نہ پڑا۔ مگر انجام کیا ہوا۔ صنادید عرب آپ کے سامنے جھک گئے۔ ہبل کا سر نگوں ہو گیا۔ بیت اللہ ۳۶۰ بتوں سے پاک کر دیا گیا۔ اور خدا کا مقدس رسول ایسے وقت میں جبکہ ایک لاکھ چوبیس ہزار جاں نثار پیدا ہو چکے تھے۔ اللھم بالرفیق الاعلیٰ کہتے ہوئے اپنے حقیقی آقا سے مل گیا۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی یہ حیرت انگیز کامیابی اور قرآن مجید کا بیان فرمودہ معیار واضح کرتا ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ کے انبیاء دنیا پر غالب آیا کرتے ہیں۔ بے شک ابتداء میں وہ کزرع اخرج شطأہ کے مصداق ہوتے ہیں۔ مگر دوسرے وقت وہی فاستویٰ علیٰ سوقہٖ کے مصداق بن جاتے ہیں۔ ایک وقت دشمن ان پر ہنسی اڑاتا ہے۔ مگر دوسرے وقت کامیابی دیکھ کر غیظ و غضب میں انگلیاں کاٹتا ہے۔ غرض وللاٰخرۃ خیر لک من الاولیٰ کا وہ صحیح مصداق ہوتے ہیں۔ ان کی ہر پچھلی گھڑی پہلی کے مقابلہ میں زیادہ

# مولوی ظفر علی وغیرہ کے خلاف مقدمہ کی سماعت

## ابتدائی کوائف

لاہور ۱۸ مارچ مولوی ظفر علی اور دیگر ملزمان کے مقدمہ کی سماعت سنٹرل جیل میں ہوئی۔ مولوی ظہور حسین صاحب ایم ملک عبد الرحمٰن صاحب خادم کو بھی بطور شاہد طلب کیا گیا تھا ٹھاکر کہر سنگھ صاحب مجسٹریٹ ساڑھے گیارہ بجے جیل میں پہنچے۔ اور نمایندگان پریس کو اندر جانے کی اجازت دیدی گئی ٹھیک ۱۲ بجے کارروائی شروع ہوئی۔ ملزمان مولوی احمد علی محمد بخش مسلم۔ بابو حبیب اللہ۔ عبد الحنان۔ لال حسین۔ مولوی ظفر علی احمد یار سب حاضر تھے۔ عدالت نے سب سے مخاطب ہو کر کہا۔ تمہارے خلاف یہ الزام ہے۔ کہ قادیانیوں کے خلاف تم نے اشتعال انگیز تقریریں کیں۔ جن میں ذاتیات پر بھی حملے کئے گئے۔ اس لئے کیوں نہ تم سے نیک چال چلن کی ایک سال کے لئے ضمانت طلب کی جائے؟ اس کے بعد عدالت نے ملزموں میں سے ایک ایک کو جواب دینے کے لئے کہا

## مولوی احمد علی کا بیان

سب سے پہلے مولوی احمد علی نے بایں الفاظ بیان دیا۔ میں نے ایک تقریر کی تھی۔ جسکا عنوان "مسلم نوجوان کے فرائض" تھا اس میں میں نے اپنے مذہبی خیالات کی تبلیغ کی تھی کسی شخص یا طبقے پر میں نے بہتان نہیں لگایا۔ یہ تقریر اشتعال انگیزی یا شرارت کے ارادہ سے نہیں کی گئی۔ اور نہ اس سے کوئی شرارت پیدا ہی ہوئی۔ میری تقریر سے امن عامہ میں کسی طرح کا نقص واقع نہیں ہوا۔

## محمد بخش کا بیان

اس کے بعد مولوی محمد بخش صاحب مسلم کو بلایا گیا۔ جس نے کہا۔ کہ میں نے کوئی تقریر نہیں کی۔ جو خلاف متانت یا خلاف تہذیب ہو۔ اور جس سے نقص امن کا اندیشہ ہو۔ میں کسی شخص یا کسی مذہب پر کوئی بہتان عائد کرنا اپنے مقدس مذہب اسلام کی رو سے حرام سمجھتا ہوں۔ البتہ میرا یہ مذہب ہے۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے بعد نبوت بند ہے۔ اور کوئی ایسا دعوے درست نہیں

**مجسٹریٹ**:۔ آپ لیکچر نہ دیں۔ صرف یہ بتائیں۔ کہ آپ نے اشتعال انگیزی کی۔ یا نہیں۔

**مسلم**:۔ کسی جلسہ میں میں نے کسی کے متعلق تہذیب اور متانت کے خلاف تقریر نہیں کی۔ جس سے نقص امن کا اندیشہ ہو

## حبیب اللہ کلرک کا بیان

**عدالت**:۔ تم کیا کہنا چاہتے ہو؟

**حبیب اللہ**:۔ ۱۲ فروری اتوار کی شب کو اور ۱۸ فروری ہفتہ کی رات کو میری دو تقریریں مسجد مبارک متصل اسلامیہ کالج میں ہوئیں۔ میں نے وعظ میں یہ بیان کیا تھا۔ کہ حضرت مسیح علیہ السلام نے جو احمد رسول کے آنے کی خبر دی تھی۔ وہ صرف حضرت رسول اکرمؐ ہیں۔ دوسری بات یہ عرض کی تھی....

**مجسٹریٹ**:۔ میں وعظ نہیں سننا چاہتا۔

**ملزم**:۔ وعظ نہیں۔ میں اس تقریر کا خلاصہ پیش کرنا چاہتا ہوں

**مجسٹریٹ**:۔ مجھے اس خلاصہ کی بھی ضرورت نہیں

**ملزم**:۔ بہت اچھا۔ میں صرف ایک بات اور کہتا ہوں اور وہ یہ کہ آنحضرت خاتم النبیین یعنے آخری نبی [illegible] [illegible] ہیں۔ اور آپ کے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا۔ اور نہ کوئی ایسا دعوے درست ہے۔ میں تقریر میں نرم الفاظ استعمال کرتا ہوں۔ اور مجھ سے نقص امن کا کوئی اندیشہ نہیں

## مولوی عبد الحنان کا بیان

مجسٹریٹ صاحب نے عبد الحنان سے مخاطب ہو کر کہا۔ تم سب ایک فرقہ کے ممبر ہو۔ قادیانیوں کے خلاف اشتعال انگیز تقریریں کرتے ہو۔ چنانچہ ۱۰ فروری کو بھی تم نے تقریریں کیں جنمیں ذاتی حملے بھی کئے گئے۔ تم سے نقص امن کا اندیشہ ہے۔ تم کچھ کہنا چاہتے ہو؟

**مولوی عبد الحنان**:۔ یہ درست نہیں۔ کہ پہلے بھی کوئی تقریر ہوئی۔ ۱۸ فروری کو میں نے تقریر کی تھی۔ اور اس میں کوئی اشتعال انگیزی نہیں تھی۔ اگر اشتعال ہے۔ تو ان کی کتابوں میں۔ میں نے صرف مرزا صاحب قادیانی کی کتابوں کے چند حوالے پیش کئے تھے۔ اور وہ بھی مذہبی اور اصولی رنگ میں ۱۸ فروری کی تقریر میں کیا کوئی رپوٹر موجود نہیں تھا۔ کہ غلط مفہوم لیا گیا ہے؟ ہمیں اپنی تقریر کا لفظ لفظ یاد ہے

## لال حسین کا بیان

عدالت کے سوال پر لال حسین نے کہا۔ ہندوستان میں ہر ایک کو مذہبی آزادی حاصل ہے۔ میں نے مذہبی رنگ میں اسلام کی خوبیاں یعنے اہل السنت والجماعت کی خوبیاں بیان کی تھیں مخالفین کے مذہب پر مہذبانہ اور اصولی تبصرہ کرنے کا ہمیں حق حاصل ہے چنانچہ اس سلسلہ میں مسجد مبارک میں میں نے ایک تقریر کی۔ اور اس میں مرزا صاحب کے عقائد....

**مجسٹریٹ**:۔ مرزا صاحب قادیانی؟

**ملزم**:۔ ہاں مرزا صاحب قادیانی کے عقائد جو اہلسنت کے خلاف ہیں پیش کئے۔ اور ایک ریزولیوشن پیش کیا۔

**مجسٹریٹ**:۔ وعظ مت کرو۔ کام کی بات کہو

**خلیفہ شجاع الدین (وکیل ملزمان)** ہاں یہ کہو۔ کہ تم سے نقص امن کا کوئی اندیشہ نہیں تھا۔

**لال حسین**:۔ میں نے اسی تقریر میں حاضرین سے کہا تھا۔ کہ وہ تہذیب کے دائرہ میں رہ کر تحقیق حق کریں۔ مجھ سے نقص امن کا کوئی اندیشہ نہیں۔ اگر ضرورت محسوس ہوئی۔ تو میں تحریری بیان دوں گا۔

## مولوی ظفر علی کا بیان

اس کے بعد مولوی ظفر علی کو بلایا گیا۔ اور مجسٹریٹ صاحب نے دریافت کیا۔ کہ آپ کی ذات اور پیشہ کیا ہے؟

**ظفر علی**:۔ میری ذات اسلام ہے۔ اور (تیوری چڑھا کر) میرا پیشہ؟ خدمت اسلام ہے۔

**عدالت**:۔ کہو تم کیا کہنا چاہتے ہو۔

**ظفر علی** (چاروں طرف نظر دوڑا کر) کیا یہاں کوئی پریس رپوٹر موجود نہیں اس پر ایک ہیڈ کنسٹبل نے بتایا۔ کہ یہاں تین پریس رپورٹر بیٹھے ہیں

**ظفر علی** (عدالت سے مخاطب ہو کر) گزارش یہ ہے۔ کہ یہ مسئلہ اتنا سادہ نہیں۔ جتنا یہ پیچیدہ ہے

**مجسٹریٹ**:۔ میں یہاں مسئلے پوچھنے کے لئے نہیں آیا۔ It is not an audience یہاں کوئی جلسہ نہیں ہو رہا۔ کوئی کام کی بات کہئے۔ وہ بھی اگر آپ کہنا چاہتے ہوں

**ظفر علی**:۔ اس عدالت کی کارروائی کا اثر عدالت کے کاغذات اور اس بند کمرہ تک ہی نہیں رہیگا۔ بلکہ یہ تمام دنیا پر ہوگا۔ پچھلی دفعہ آپ نے کہا تھا کہ غلام احمد ایک مذہب کا بانی ہے۔ اس لئے اسے برا نہیں کہنا چاہیئے۔ یہ بجا ہے۔ اور اگر آج مرزا بشیر الدین یہ اعلان کر دے۔ کہ اسلام سے ان کا اور ان کی جماعت کا کوئی تعلق نہیں۔ تو ہم انہیں کچھ نہیں کہیں گے۔ لیکن جب تک وہ اسلام سے اپنا تعلق ظاہر کرتے ہیں۔ ہمیں ان کو کہنے کا حق حاصل ہے

**مجسٹریٹ**:۔ میں آپکی تقریر سننے کے لئے یہاں نہیں آیا۔ بات مختصر کیجئے

**ظفر علی**:۔ ہمیں یہ حق حاصل نہیں۔ کہ ہم بشیر الدین محمود احمد کی پرائیویٹ زندگی کے متعلق کچھ کہیں۔ لیکن جب یہ ہمیں مجبور کرتے ہیں۔ کہ تم مرزا غلام احمد کو نبی مانو۔ ورنہ تم حرامزادے ہو۔ تو ہمیں بھی پھر پوچھنے کا حق ہو جاتا ہے

(انگریزی میں غلام احمد کہتا ہے میں محمد ہوں، کرشن ہوں، نانک ہوں اور سب کچھ ہوں۔ جو مسلمان ہندو سکھ مجھ کو محمد کرشن اور نانک نہیں مانتا وہ جہنمی اور حرامزادہ ہے۔ (اردو میں) پھر مجھے بھی حق حاصل ہے کہ ان کا پول کھول دوں۔ اور اس میں بشیرالدین کی پرائیویٹ زندگی اور کیریکٹر بھی آجاتے ہیں۔ جب انہوں نے کالجوں میں پوسٹربازی شروع کر کے لڑکوں کو گمراہ کرنے کی ٹھان لی تو کیا مجھے حق حاصل نہیں کہ میں کچھ کہہ سکوں۔ میں ہندو، سکھ، اور مسلمان سب طلباء کو اس گمراہی سے بچانا چاہتا ہوں۔ مغرب سے تو ہم کا ایک دورا اٹھا اور اس میں سب بہ گئے۔ کوئی پوچھے کہ حرکتیں تم وہ کرتے ہو جو تین کوڑی کا ایک بازاری آدمی بھی نہیں کرتا اور دعویٰ ہے نبی ہونے کا۔ یہی وجہ ہے کہ میں سب کچھ کہتا ہوں۔

**مجسٹریٹ**۔ مجمع میں اپنے مذہبی پراپیگنڈا کا ہر ایک کو حق حاصل ہے۔

**ظفر علی**۔ اپنی تقریروں میں میں نے ایک فقرہ نہیں کہا جو اشتعال انگیز ہو۔ بلکہ حاضرین کو صبر کی تلقین کرتا رہا ہوں۔ نقض امن کا مجھ سے کوئی اندیشہ نہیں۔ ۱۲ فروری کے الفضل میں بشیرالدین کی طرف سے لاہوری قادیانیوں کے نام ایک ہدایت چھپی تھی جس میں کہا گیا تھا کہ ظفر علی، احمد علی، اشرف تھانوی وغیرہ کے گھروں میں جاکر تبلیغ کرو۔ ان کو جبراً سناؤ، انجام کی پرواہ نہ کرو۔ اگر جان دینے کی ضرورت پڑ جائے تو وہ بھی دے دو۔

**مجسٹریٹ**۔ الفضل کا وہ پرچہ تمہارے پاس ہے؟

**ظفر علی** نے الفضل کا ایک پورا فائل جو اس کے پاس تھا۔ اس میں سے ۱۲ فروری کا پرچہ نکالا۔ اور ایک صفحہ سے جگہ جگہ چھوڑ چھوڑ کر بعض فقرے پڑھنے شروع کر دیئے۔

**مجسٹریٹ**۔ یہ اخبار مجھے دیدیں خود پڑھ لوں گا۔

**ظفر علی**۔ نہیں میں پڑھ کر سناتا ہوں۔

**مجسٹریٹ**:۔ لائیے یہ اخبار مجھے دید یجئے اس کا یہ حوالہ میں اپنی کارروائی کے ساتھ منسلک کرنا چاہتا ہوں (اخبار مجسٹریٹ کو دیدیا گیا۔ مولوی ظفر علی کے بعد احمد یار کو بلایا گیا۔

## احمد یار کا بیان

**عدالت**۔ تم کیا کہتے ہو؟ تم نے بھی کوئی تقریر کی تھی؟؟

**احمد یار**:۔ تقریر کوئی نہیں کی۔ البتہ ایک نظم ضرور پڑھی تھی۔ جس میں مرزا غلام احمد کا نقشہ کھینچا گیا تھا۔ اور ظاہر ہے کہ ایک نظم سے حفظ امن کو کیا خطرہ ہو سکتا ہے مجھ سے امن عامہ خطرہ میں نہیں۔

**عدالت**:۔ نظم کیا تھی؟ زبانی یاد ہے؟؟ سناؤ تو

احمد یار اس پر کچھ ہچکچایا۔

**خلیفہ شجاع الدین** (وکیل ملزمان) وہ ایک پرائیویٹ نظم ہے۔ مشاعرہ میں پڑھی جاسکتی ہے۔ اگر آپ چاہیں تو کبھی پبلک مشاعرہ میں آپ کو وہ سنائی جاسکتی ہے۔ دوسرے وہ نظم اس کو غالباً زبانی یاد بھی نہیں۔

**احمد یار**۔ مجھے یاد ہے۔ میں سناتا ہوں۔ یہ نظم مرزا صاحب قادیانی کے متعلق لکھی گئی ہے۔ چنانچہ پڑھنی شروع کی۔ جس کا پہلا مصرعہ یہ ہے ؎

بڑا کذاب تھا مکار تھا شاطر تھا ظالم تھا

. . . . . . . . . . . . . .

ابھی پہلا شعر ہی پڑھا تھا کہ خلیفہ صاحب نے احمد یار کو بازو سے پکڑ کر بٹھا دیا۔

## کورٹ انسپکٹر کی شہادت

اس کے بعد لالہ جسونت رائے صاحب انسپکٹر بطور گواہ پیش ہوئے۔

**لالہ جسونت رائے**:۔ ۱۴ مارچ کو میں عدالت میں موجود تھا۔ اس روز مقدمہ ان حضرات کے خلاف پیش ہوا تھا۔ مولوی ظفر علی بھی موجود تھے۔ اس دن عدالت نے ان کو نوٹس پڑھ کر سنا دیا تھا۔ اس نوٹس کے جواب میں مولوی ظفر علی نے ایک مختصر سی تقریر کی تھی۔

**ظفر علی**:۔ (لالہ صاحب کی بات کاٹ کر) میں نے وہ سب کچھ پرائیویٹ طور پر کہا تھا۔ اس کا عدالتی کارروائی سے کوئی تعلق نہیں تھا۔ میرے لئے یہ ایک نیا جال بچھ رہا ہے۔ میں عدالت سے درخواست کرتا ہوں کہ میری مدد کرے۔

**وکیل ملزمان**:۔ وہ تقریر پرائیویٹ تھی عدالت میں اس کو دوہرانا نہیں چاہیئے۔ اس کی ضرورت نہیں۔

**مجسٹریٹ**:۔ (لالہ جسونت رائے سے) مولوی صاحب نے کوئی تقریر کی تھی۔ جس کا تعلق مرزا صاحب یا ان کی جماعت سے تھا

**وکیل ملزمان**:۔ پھر وہی بات

**عدالت**:۔ میں آپ کا اعتراض لکھ لیتا ہوں۔

**وکیل ملزمان**:۔ استغاثہ کا بیان ہے۔ کہ اس تقریر سے اشتعال انگیزی مقصد تھی۔ یہ فیصلہ آپ نے کرنا ہے کہ عوام پر اس کا کیا اثر ہوا۔ لوگوں سے شہادتیں لی جاسکتی ہیں۔ ملزم جو کچھ کہتا ہے قابل غور ہے۔

**ظفر علی** (دخل اندازی کرتے ہوئے) میرے دل میں رام اور کرشن کی عزت ہے لیکن مرزا غلام احمد قادیانی جو اپنے آپ کو نبی ظاہر کرتا ہے۔ اس کے لئے میرے دل میں قطعی عزت نہیں۔ میں اس کو دجال اور بدمعاش سمجھتا ہوں۔

**دوسرا وکیل ملزمان**:۔ اب میرا ایک اعتراض ہے وہ یہ کہ چونکہ وہ تقریر آپ کی موجودگی میں ہوئی تھی اس لئے ہم اس سلسلہ میں آپ کو بطور گواہ طلب کریں گے۔

**ظفر علی**:۔ (مجسٹریٹ سے مخاطب ہو کر) میری تو آپ سے چند باتیں ہوئی تھیں اور وہ اور ہی تھیں۔ (وکلاء سے مخاطب ہو کر) آپ وکیل ہیں لیکن میں تو صاف گو آدمی ہوں جو کچھ پیش آنے والا ہے میں جانتا ہوں۔ میں اس کو دجال سمجھتا ہوں۔ لیکن مجسٹریٹ کی طرف سے میرا دل بالکل صاف ہے۔

**عدالت**:۔ کیا اس طرح دفعہ ۵۲۶ عاید نہیں ہوتی؟

**وکیل ملزمان**:۔ ہمیں آپ پر کلی اعتماد ہے لیکن ہم آپ کو بطور گواہ طلب کرنا چاہتے ہیں۔ کئی باتیں عدالت میں پرائیویٹ طور پر ہوتی ہیں۔ لیکن وہ لکھنے میں نہیں آتیں جو کچھ استغاثہ نے بیان کیا ہے۔ وہ درست نہیں میرا یہ اعتراض نوٹ کر لیا جائے۔ البتہ اگر آپ بطور گواہ پیش نہیں ہونگے۔ تو پھر ہم ۵۲۶ عائد کرائیں گے۔ اب پوزیشن صرف یہ ہے۔ کہ مجسٹریٹ کو ہم عدالت میں بطور گواہ پیش کرانا چاہتے ہیں۔

**عدالت**:۔ ملزمان اپنے بیانات پر دستخط کریں۔ چنانچہ انہوں نے دستخط کر دیئے۔

**مجسٹریٹ**:۔ دجال کے کیا معنی ہیں؟

**خلیفہ شجاع الدین**۔ جھوٹا نبی۔ لیکن قادیانی اس سے پادری مراد لیتے ہیں۔

**عدالت**:۔ جملہ ملزمان حاضر ہیں۔ لیکن مزید کارروائی نہیں ہوسکتی۔ دوسری طرف کے گواہ بھی حاضر ہیں۔ ۲۲ مارچ کو طرفین بطور ملزموں کے پیش ہوں گواہ کی حیثیت سے نہیں۔

**وکیل ملزمان**:۔ گذشتہ دفعہ بھی میں نے ایک درخواست کی تھی۔ اور اب پھر اس درخواست کو دوہراتا ہوں کہ ان (ظفر علی وغیرہ) کو مچلکہ سے آزاد کیا جائے۔ کیونکہ کوئی ان کی ضمانت نہیں دے گا اور ان سے نقض امن کا بھی اندیشہ نہیں۔

**عدالت**:۔ ایسا نہیں ہوسکتا!

اس کے بعد عدالت برخاست ہوئی (نامہ نگار)

---

# ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

**سر میلکم ہیلی** گورنر یو پی نے اس بنا پر کہ وہ گورنمنٹ برطانیہ کی خواہش پر ہندوستان کے آئندہ آئین کی ترتیب میں حصہ لینے والے ہیں۔ اپنے عہدہ سے استعفیٰ دیا ہے۔ ملک معظم نے استعفیٰ کو منظور کرتے ہوئے نواب صاحب چھتاری کو قائم مقام گورنر مقرر کیا ہے۔

**غازی رؤف بے** سابق وزیر اعظم ترکی ۲۳ مارچ کو لاہور تشریف لائے۔ سٹیشن پر مقامی معززین اور سرکردہ اصحاب کے علاوہ کثیر التعداد مسلمان موجود تھے۔ جنہوں نے آپ کا شاندار استقبال کیا۔ گیارہ بجے آپ شاہدرہ کی سیر کو گئے اور [illegible] بجے پنجاب کونسل کا اجلاس دیکھا۔ پھر بعد نماز مغرب جلسہ عام میں تقریر کی۔ ۲۵ مارچ کو آپ پشاور روانہ ہو گئے۔

**وائٹ پیپر** پر اسمبلی میں بحث کے ضمن میں سردار سنت سنگھ صاحب نے دو ترمیمات کا نوٹس دیا ہے جن کا مفاد یہ ہے کہ وائٹ پیپر میں جدید آئین کے متعلق جو اصلاحات موجود ہیں وہ قطعی طور پر غیر تسلی بخش ہیں اور وائسرائے نے ملک معظم کی [illegible] مارچ [illegible] کی [illegible] حکومت کے تدریجی قیام کے سلسلہ میں جو مخلصانہ وعدہ کیا تھا اس کی تکمیل نہیں ہوئی۔ اسمبلی کی رائے ہے کہ ان نام نہاد اصلاحات کے ذریعہ بھی کم نہیں ہوگی۔ بلکہ امن وامان کے قیام کے لئے حسب ذیل ترمیمات کی ضرورت ہے۔ الف مجوزہ مرکزی ذمہ داری سے [illegible] مرکزی حکومت قائم کی جائے اور فیڈریشن میں ہندوستانی ریاستوں کے شمول [illegible] جائے۔ ب امور خارجہ اور دیگر محکمہ جات جن میں ریلوے بھی شامل ہو فوراً ذمہ وار وزراء کے سپرد کئے جائیں۔ ج مرکزی مجلس وضع آئین میں مالیات پر خود مختارانہ تسلط عطا کیا جائے۔ د ہندوستانی ملازمتوں کو سکرٹری کے اقتدار سے آزاد کر دیا جائے۔ ہ مرکز میں ریاستوں کے اختیارات کا تعین۔ اور گورنروں کے اختیارات کی وضاحت کر دی جائے۔

**کانگرس** کے اجلاس کلکتہ کے سلسلہ میں پولیس کمشنر نے اعلان کیا ہے کہ جو شخص اپنے مکان میں کسی ایسے شخص کو ٹھہرائیگا پناہ دیگا یا اپنے رسوخ سے کسی دوسرے مکان میں اس قسم کے اشخاص کے رہنے کا انتظام کریگا۔ جن کے متعلق اسے معلوم ہو کہ وہ کلکتہ کانگرس کے ڈیلی گیٹ ہیں۔ اس کے خلاف تعزیرات ہند کے ماتحت مقدمہ چلایا جائیگا۔ اور چونکہ کانگرس کی مجلس استقبالیہ خلاف قانون قرار دی جا چکی ہے اس لئے جس مکان پر حکومت بنگال کو یہ شبہ ہوگا کہ وہ مجلس استقبالیہ کے دفتر کے طور پر استعمال ہو رہا ہے اسے پولیس اپنے قبضہ میں کریگی۔ اس میں جو اشخاص ملینگے انہیں گرفتار کر لیا جائیگا اور اس کا سامان قرق کر لیا جائیگا۔

**پنجاب کونسل** میں ۲۳ مارچ کو یہ تجویز پیش کی گئی۔ کہ منڈی ہائیڈرو الیکٹرک سکیم سے جو بجلی تیار ہوگی اسے زمینداروں کو زراعتی اغراض کے لئے رعایتی شرح پر دینے کا انتظام کیا جائے۔ یہ تجویز صاحب صدر کے ووٹ سے منظور ہو گئی۔

**برار** کے متعلق ۲۳ مارچ کو اسمبلی میں فارن سکرٹری نے بتایا۔ کہ حکومت ہند اور حکومت نظام کے مابین اس وقت جو گفت وشنید ہو رہی ہے اس میں یہ سوال ہرگز پیدا نہیں ہوا۔ کہ نظام [illegible] کو [illegible] نظام کی حکومت کے سپرد کیا جائے بلکہ زیر بحث مسئلہ صرف یہ ہے کہ برار کی عجیب وغریب آئینی حیثیت کے پیش نظر اسے فیڈرل دستور میں کس طرح شامل کیا جائے نمائندگان برار کو اس موضوع پر اسمبلی میں اور بعض دیگر مواقع پر اظہار خیال کا موقع دیا جا چکا ہے اور آخری فیصلہ سے قبل بھی انہیں ایک اور موقع دیا جائے گا۔ سر محمد یعقوب کے اس سوال پر کہ جب علیحدگی برار کے موقع پر اہل برار سے استصواب نہیں کیا گیا تھا تو اب جبکہ استرداد کا مسئلہ درپیش ہے۔ ان سے استصواب کی کیا ضرورت ہے۔ کہا گیا کہ اس وقت رائے عامہ کے حصول کے لئے مناسب وسائل نہ تھے۔

**مسٹر ہرکارے** نے اچھوت ادھار بلوں کے سلسلہ میں پونا کی عدالت میں مسٹر گاندھی اور دوسرے ہندو لیڈروں کے خلاف جو مقدمہ دائر کر رکھا تھا اس کے متعلق عدالت نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ وہ ان بلوں کے پیش کئے جانیکے سوال کو اسمبلی کی دانشمندی پر چھوڑتی ہے۔

**سی پی گورنمنٹ** نے فیصلہ کیا ہے کہ صوبہ کے تمام سیاسی قیدیوں کو آہستہ آہستہ رہا کر دیا جائے۔ چنانچہ ۲۳ مارچ کو گورنمنٹ کے حکم سے جبل پور سنٹرل جیل سے ۱۱ سیاسی قیدی سزا کی میعاد ختم ہونے سے پہلے ہی رہا کر دئے گئے۔

**کلکتہ کارپوریشن** نے کلکتہ کے مختلف پرائمری صنعتی اور ٹیکنیکل سکولوں وکالجوں کے لئے آئندہ مالی سال میں پانچ لاکھ دس ہزار روپیہ گرانٹ دینے کی منظوری دی ہے۔

**مندر پرویش بل** پر ۲۴ مارچ کو اسمبلی میں بحث ہوئی۔ راجہ کرشنم آچاریہ نے اس بل کی مخالفت کرتے ہوئے کہا کہ گاندھی جی کو ہندو دھرم اور شاستروں میں مداخلت کا کوئی حق نہیں میں انہیں مہاتما نہیں کہتا۔ مسٹر گاندھی نے ایک دفعہ مندروں کو قحبہ خانوں سے تشبیہ دی تھی۔ اب وہ کیوں اپنے عزیز ہریجنوں کو ان میں داخل کرانے کے لئے بے قرار ہیں۔ اسی طرح کی مخالفانہ اور موافقانہ تقاریر کے بعد بل کے مشتہر کئے جانے پر بحث جاری تھی کہ اجلاس ملتوی ہو گیا۔

**گورنمنٹ** نے ۲۴ مارچ کو اسمبلی میں یہ امر واضح کیا کہ الور میں انگریزی فوجیں ریاست کی درخواست پر نہیں۔ بلکہ گورنمنٹ نے اپنی مرضی سے بھیجی تھیں۔ کیونکہ گورنمنٹ تمام ہندوستان میں قیام امن کے لئے ذمہ دار ہے اور اسے یقین تھا کہ اگر فوج نہ بھیجی گئی تو سخت فساد ہونگے۔

**جرمن پارلیمنٹ** کے اجلاس میں ۲۳ مارچ کو ہر ہٹلر نے گورنمنٹ کی پالیسی کو واضح کرتے ہوئے بتایا کہ جو لوگ پارلیمنٹ کی عمارت کو آگ لگانے کے مرتکب ہوئے ہیں انہیں عوام کے سامنے پھانسی دی جائیگی

**ضلع حصار میں** سخت قحط رونما ہونے کی وجہ سے پنجاب گورنمنٹ نے اعلان کیا ہے کہ اس ضلع کے باشندوں سے ۵½ لاکھ روپیہ مالیہ کی وصولی ملتوی کر دی گئی ہے۔ اور ایک لاکھ چالیس ہزار دو سو چھیانوے روپیہ مالیہ کی معافی کی تجویز کمشنر انبالہ ڈویژن کے زیر غور ہے۔ علاوہ ازیں بارہ ہزار سات سو روپیہ سے زیادہ کے زراعتی قرضے گورنمنٹ نے معاف کر دئے ہیں اور چودہ ہزار سے زیادہ کے قرضوں کی وصولی ملتوی کر دی ہے۔

**سونے چاندی کا نرخ** امرتسر کے بازار صرافہ میں ۲۴ مارچ کو حسب ذیل تھا۔ سونا ۳۰ روپے ۷ر تولہ۔ چاندی ۵۵ روپے ۴ر سو تولہ پونڈ ۱۸ روپے ۱۳ر

**مہاراجہ پٹیالہ** کو چیمبر آف پرنسز کا چانسلر منتخب کیا گیا ہے انہیں ۲۹ ووٹ ملے۔ اور ان کے مخالف مہاراجہ [illegible] کو [illegible] ملے۔

**ہندوستان** سے اس وقت تک ایک ارب ۸ کروڑ روپیہ کا سونا غیر ممالک کو جا چکا ہے۔

**جیہول** پر قبضہ کرنے کے بعد جاپانی افواج نے چلنگو پر بمباری شروع کر دی ہے۔ جس کے اثر سے چینی فوجیں پسپا ہو رہی ہیں۔

**چٹاگانگ** کے اسلحہ خانہ پر چھاپہ کے مقدمہ کے مفروروں کی نئی فہرست مظہر ہے کہ ایک درجن ملزمان ابھی تک نہیں ملے۔ ان کی گرفتاری کے لئے ۵۰ سے پانچ سو روپیہ تک کے انعامات مقرر کئے گئے ہیں۔

**مقدمہ سازش گورداسپور** کے متعلق معلوم ہوا ہے کہ

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر وپبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر۔ غلام نبی